THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Thursday, April 14, 2016
(247th Session)
Volume V, No. 01
(Nos. 01-07)

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad.

Volume V	SP. V(01)/2016
No.01	15

Contents

1. Recitation from the Holy Quran 1
2. Panel of Presiding Officers 2
3. Questions and Answers 2
4. Leave of Absence 73
5. Point of Public Importance raised by Senator Kalsoom Perveen regarding sit-in at D-Chowk, disconnection of electricity of lodges and transfer of doctors and staff from the lodges 74
6. Under Rule 193 Presentation of Special Report of the Standing Committee on Finance by Senator Saleem Mandviwala 77
7. Calling Attention Notice moved by Senator Mir Kabeer Ahmed Muhammad Shahi regarding discontinuation of Prime Minister's Scholarship Programme 81
8. Laying a copy of the Money Bill regarding the Members, Election Commission (Salary, Allowances, Perks and Privileges) Bill, 2016. 85
9. The Pakistan Bait-ul-Mal (Amendment) Bill, 2016 86
10. The Pakistan Medical and Dental Council (Amendment) Bill, 2016 87
11. The National Energy Efficiency and Conservation Bill, 2016 89
12. Calling Attention Notice moved by Senator Mohammad Azam Khan Swati regarding involvement of National Police Foundation in china cutting 89
    - Dr. Tariq Fazal Chaudhary, MoS for CADD 91
13. Motion Under Rule 218 moved by Senator Mushahid Hussain Syed regarding revelations made in Panama leaks 93

SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES

Thursday, April 14, 2016

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at five minutes past five in the evening with Mr. Acting Chairman (Molana Abdul Ghafoor Haideri) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝١ هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝٢ وَّ اٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ؕ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝٣ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝٤

ترجمہ: جو چیز آسمانوں میں ہے اور جو چیز زمین میں ہے سب اللہ کی تسبیح کرتی ہے جو بادشاہ حقیقی پاک ذات زبردست حکمت والا ہے۔ وہی تو ہے جس نے ان پڑھوں میں انہی میں سے (محمد ﷺ کو) پیغمبر (بناکر) بھیجا جو ان کے سامنے اس کی آیتیں پڑھتے اور ان کو پاک کرتے اور (اللہ کی) کتاب اور دانائی سکھاتے ہیں اور اس سے پہلے تو یہ لوگ صریح گمراہی میں تھے۔ اور ان میں سے اور لوگوں کی طرف بھی (ان کو بھیجا ہے) جو ابھی ان (مسلمانوں) سے نہیں ملے اور وہ غالب حکمت والا ہے۔ یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ بڑے فضل کا مالک ہے۔

سورۃ الجمعۃ (آیات: 1 تا 4)

Panel of Presiding Officers

جناب قائم مقام چیئرمین: جزاکم اللہ، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ آئٹم نمبر ا، میں قواعد و ضابطہ کار و انصرام کار روائی سینیٹ، 2012 کے قاعدہ نمبر 41 کے ذیلی قاعدہ نمبر 1 کی پیروی میں سینیٹ آف پاکستان کے 127 ویں اجلاس کے لئے درج ذیل اراکین کو ترجیحی لحاظ سے Panel of Presiding Officers کے لئے نامزد کرتا ہوں۔

ا۔ جناب سینیٹر سید مظفر حسین شاہ صاحب۔

2۔ جناب سینیٹر مشاہد حسین سید صاحب۔

3۔ جناب سینیٹر کرنل (ر) سید طاہر حسین مشہدی صاحب۔

اب میں منتخب رکن جناب سردار محمد یعقوب خان ناصر کو حلف لینے کے لئے بلاتا ہوں۔

(منتخب رکن نے حلف اٹھایا)

جناب قائم مقام چیئرمین: اب میں جناب سردار محمد یعقوب خان ناصر سے گزارش کروں گا کہ وہ Roll of Members پر دستخط فرمائیں۔

(منتخب رکن نے Roll of Members پر دستخط کیے)

Questions and Answers

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ حضرات اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ Question Hour شروع کرتے ہیں۔ جناب سینیٹر سعید غنی صاحب، آپ کا سوال نمبر؟

سینیٹر سعید غنی: جناب میری گزارش یہ ہے۔۔۔

جناب قائم مقام چیئرمین: سوال نمبر تو پڑھ دیں۔

سینیٹر سعید غنی: سوال نمبر تو میں پڑھ دیتا ہوں لیکن جناب سینیٹ کا اجلاس اتنے اہم موقع پر ہو رہا ہے اور صرف ہمارے ملک میں ہی نہیں بلکہ پوری دنیا میں پانامہ لیکس کا ایک بہت بڑا issue ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم اس پر بات نہ کریں اور کسی اور طرف لگے رہیں تو مناسب نہیں لگتا کہ ہم اپنے آپ کو ملکی مسائل سے لاتعلق رکھیں۔ میری گزارش ہو گی کہ اس پر بات کروا دی جائے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: سعید غنی صاحب! میری گزارش یہ ہے کہ اس حوالے سے Advisory Committee میں طے ہوا ہے، کل سے انشاء اللہ اس پر بحث کا آغاز

ہو گا۔ وہاں آپ کے قائد حزب اختلاف صاحب بھی موجود تھے، اور آپ تشریف نہیں رکھتے تھے۔ مہربانی کریں آپ کل تک انتظار کریں۔

سینیٹر سعید غنی: اس پر بات کرنے کا تمام ممبران کو موقع ملنا چاہیے اور تفصیل سے بات کرنے کا موقع ملنا چاہیے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: بالکل تفصیل سے ہی بات کریں۔ آپ اپنا سوال نمبر بتادیں۔

سینیٹر سعید غنی: جناب سوال نمبر 78 بھی ہے، سوال نمبر 79 بھی ہے اور one بھی ہے اور two بھی ہے اور الحمدللہ کسی کا جواب نہیں آیا، Question Nos.78, 79 and 1.

جناب قائم مقام چیئرمین: وزیر صاحب ان سوالات کے جواب نہیں آئے۔

جناب زاہد حامد (وزیر برائے موسمیاتی تبدیلی اور انسانی حقوق): جناب چیئرمین سوال نمبر,Question No.1 78, 79 and کے بارے میں، میں معذرت خواہ ہوں کہ یہ تینوں سوال نیب کے بارے میں ہیں۔ ان سے مجھے جواب تو ملا لیکن تسلی بخش نہیں تھا اور میں نے ان سے مزید معلومات مانگی ہیں۔ ان کے جوابات میرے پاس آتو گئے ہیں لیکن پرنٹ نہیں ہو سکے تو میں معذرت خواہ ہوں۔ آپ چاہیں تو ان کو کل لے لیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: بہر حال وزیر صاحب! آپ اس کو مدنظر رکھیں کہ سوالات آتے ہیں اور بسا اوقات وزارت کی طرف سے بروقت جوابات نہیں ملتے۔ اس سے movers جو تیاری کر کے آتے ہیں اور خاص طور پر اس کو focus کر کے آتے ہیں تو ان کا وقت بھی ضائع ہوتا ہے تو آئندہ ایسا نہیں ہونا چاہیے۔

جناب زاہد حامد: جناب! میں نے شروع ہی میں معذرت کی تھی کیونکہ میں نامکمل جواب دے دیتا لیکن وہ مناسب نہیں تھا لہٰذا میں چاہ رہا تھا کہ صحیح جواب آئے۔ یا تو یہ کل ہو جائے یا پھر اگلے Rota Day پر، جیسے آپ فرمائیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: یہ سوالات کل کے لئے defer کرتے ہیں بلکہ اگلے ہفتے تک کے لئے defer کرتے ہیں۔ مشہدی صاحب آپ تشریف رکھیں۔

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Sir, I want to talk on the procedure of the House. So I am very sorry to say there has to be a distinct difference between law makers and law enforcers. If

this is the example we are giving to the people of Pakistan that law makers, prominent

Ministry of Law, law enforcers, prominent اس میں ہے prominent اس میں ہے نیب، چار مہینے تک ان کو وقت ملا ہوا ہے اور وہ جواب نہ دیں۔ اس قسم کا disrespect پارلیمنٹ کو دکھائیں تو یہ ایک matter of grave concern ہے۔ محترم چیئرمین نے بہت ساری Rulings اس پر دی ہیں۔ اس میں کوئی بڑی راکٹ سائنس نہیں ہوتی۔ There is a nominated officer in every Ministry, جس کا صرف کام ہے اس کو تنخواہ اور مراعات، پلاٹ اور foreign tours ملتے ہیں۔ صرف اس کا کام ہے کہ وقت پر جواب تیار کر کے اور پارلیمنٹ کو جواب دے۔

They are answerable to Parliament, they must realize that they are answerable to Parliament because they don't realize that they are answerable that is why they don't answer.

ہم لوگ دن رات بیٹھتے ہیں، سوال کرتے ہیں، ہماری عوام ہمیں سوالات دیتی ہے۔ ہم جن کو represent کرتے ہیں، ان کے behalf پر ہم یہ سوال کرتے ہیں۔ ہم ان کو کس منہ سے کہیں کہ انہوں نے جواب تک نہیں دیا۔ شکریہ جناب۔

جناب قائم مقام چیئرمین: میں آپ کے حق میں ہوں۔ سینیٹر داؤد خان اچکزئی صاحب۔

*2.Senator Muhammad Daud Khan Achakzai Advocate: Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the storage capacity of the existing dams in the country is decreasing with the passage of time, if so, the steps taken / being taken by the Government to increase or at least maintain their present storage capacity for agricultural purposes; and

(b) whether it is also a fact that the said decrease in storage capacity will result in reduction of electricity production by those

dams, if so, the steps being taken by the Government in this regard?

Khawaja Muhammad Asif: (a) Yes, it is correct that storage capacity of the existing dams are gradually decreasing day by day. Following steps are taken/ being taken to increase / maintain their present storage capacity for agriculture purpose:

- Recently Mangla Dam has been raised to store 2.9 MAF additional water.
- On the completion of Diamer Basha Dam, the useful life of Tarbela Dam Project will be extended by 35 years.

(b) It is a fact that electricity production decreases with decrease in storage capacity. Following steps have been taken / being taken to increase production of electricity:

- Mangla Dam has been raised by 40 ft which will provide 644 GWh of additional electricity.
- On completion, Tarbela 4th and 5th Extension Hydropower Projects will provide generation of 1410 MW each.

جناب قائم مقام چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سینیٹر محمد داؤد خان اچکزئی ایڈوکیٹ: چیئرمین صاحب! میں نے پوچھا ہے کہ زرعی مقاصد کے لیے storage capacity کس طرح بڑھائی جاسکتی ہے۔ جواب میں صرف ایک دو ڈیموں کا ذکر کیا گیا ہے، کوئی تفصیل اس میں موجود نہیں ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔

جام کمال خان (وزیر مملکت برائے پیٹرولیم و قدرتی وسائل): بہت شکریہ، محترم رکن۔ بنیادی طور پر پاکستان میں دو بڑے ڈیم ہیں۔ اس میں منگلا ہے اور دیامیر بھاشا ڈیم کا ذکر ہے۔ اس حوالے سے جو تفصیل مانگی گئی تھی وہ یہی تھی تاکہ storage capacity existing dams کی decrease ہو رہی ہے، اس کو بڑھانے کے لیے ہمارے دو بڑے منصوبے ہیں،

اسی کا ذکر کیا تھا۔ منگلا کی already raising ہو چکی ہے to its utmost capacity. اسی طرح تربیلا کے حوالے سے جو plans ہیں، وہ بھی under process ہیں۔ یہ دو processes جو main dams ہیں، جن کی uplifting ہو چکی ہے۔ مزید ان میں گنجائش اور نہیں بنتی کہ ان کو بہتر کیا جائے تاکہ ان کی raising ہو سکے۔ اگلا فیز ہے کہ new dams, جس کا ذکر اس سوال میں بھی ہے اور دوسرے سوالات میں بھی ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی مندوخیل صاحب۔

سینیٹر سعید الحسن مندوخیل: چیئرمین صاحب! میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ raising کی تو انہوں نے بات کی، raising اس کی possibility ہے۔ اگر اس کی de-silting کی جائے تو یہی dams بھی کچھ عرصے کے لیے بہتر ہو سکتے ہیں۔ صرف raising بڑا costly بھی پڑتا ہے۔ اس کی de-silting کی کیا position ہے، اس کا سروے کیا ہے یا نہیں کیا ہے، ذرا بتا دیا جائے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔

جام کمال خان: جناب! de-silting کے حوالے سے کوئی سات studies ہو چکی ہیں، واپڈا نے کرائی ہیں، کچھ foreign firms بھی شامل ہیں۔ دو تین aspects کو دیکھا گیا تھا کہ de-silting process آپ کو پتا ہے کہ بڑا expensive method ہوتا ہے۔ اگر آپ depth storage level سے وہ ساری ریت نکالنا چاہیں۔ دو، تین options دیکھے گئے تھے لیکن cost بہت زیادہ آ رہی تھی جس کی وجہ سے ان سب consultants, companies نے یہی recommendation دی تھی اور چونکہ یہ valley related ہے، اس میں de-silting factor کو اتنا آپ execute کر کے باہر اس کا residual debris نہیں نکال سکتے۔ Studies ہوئیں، انہوں نے یہی تجویز کیا کہ یہ factor بہت زیادہ expensive ہیں اور اس کو exercise نہ کیا جائے as compared to what is required. Rather کہ اسی طرح run of river یا دوسرے منصوبوں پر focus کیا جائے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی چوہدری تنویر خان صاحب۔

سینیٹر چوہدری تنویر خان: میرا وزیر صاحب سے یہ سوال ہے کہ دیامیر بھاشاڈیم کب تک functional ہو جائے گا؟ جواب میں جو دیے گئے ڈیم ہیں، ان کے علاوہ بھی اور ڈیموں پر کام ہو رہا ہے، کوئی feasibility بن رہی ہے؟

جناب قائم مقام چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔

جام کمال خان: دیامیر بھاشاڈیم کا ایک estimated time period ہے، وہ بنیادی طور پر 9 سال ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ دوسرے small dams ہیں جن پر کام ہو رہا ہے، صوبائی اور وفاقی level پر ہیں، ان کی بھی ایک تفصیل ہے۔ آگے کچھ سوالات ہیں، ان کے annexures میں ان کی تفصیل بھی لکھی گئی ہے خاص کر بلوچستان، خیبر پختونخوا اور دوسرے صوبے ہیں، ان میں وفاقی حکومت کی PSDP اور ان کی طرف سے بہت سارے ایسے ڈیم ہیں جو small and medium level کے ہیں، ان پر بھی کام ہو رہا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جناب محسن عزیز صاحب۔

سینیٹر محسن عزیز: جناب! Storage capacity سے متعلق میرا سوال ہے کہ باقی جو dams ہیں، ورسک ڈیم ہے اور باقی dams ہیں، ان کے متعلق یہاں پر نہیں بتایا گیا۔ اگر وزیر صاحب یہ فرمادیں کہ باقی dams کی storage capacity کی کیا position ہے اور ان کے لیے کیا سد باب کیا جا رہا ہے؟

جناب قائم مقام چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔

جام کمال خان: اگر related اور specific dams کا سوال ہے کہ ان کی capacity کیا ہے اور مزید کتنی بڑھ سکتی ہے، if I can be provided a fresh question اور in the meantime اگر وہ چاہیں گے تو سوال جواب کے دوران بھی ہمارے experts اور محکمہ کے لوگ یہاں بیٹھے ہوئے ہیں I can provide it to the concerned honourable Senator تاکہ وہ information ان کے پاس بھی آسکے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی۔

سینیٹر محسن عزیز: اگر آپ سوال پڑھ لیجیے۔ اس میں تمام dams کا پوچھا گیا ہے تو وہ میرا خیال ہے. has not been adequately answered

جناب قائم مقام چیئرمین: جی منسٹر صاحب مختصراً جواب دیں۔

Jam Kamal Khan: If you can kindly repeat it.

سینیٹر محسن عزیز: میں نے عرض کیا کہ جو سوال ہے اس میں بھی تمام dams کے متعلق پوچھا گیا ہے کہ تمام dams جو پاکستان میں ہیں، ان کی capacity اب کتنی کم ہوتی جارہی ہے تو جواب یہاں پر صرف تربیلا اور منگلا کے مطابق آپ بتارہے ہیں، باقی dams کا نہیں بتارہے ہیں مثال کے طور پر وارسک ڈیم ہے یا اور اس طرح کے جو dams ہیں، ان کے متعلق نہیں بتایا گیا ہے۔

Jam Kamal Khan: I agree and if the honourable Member can be with this thing, we can provide him with another detail of all the names also and the capacity and all those things. I assure

اس میں تفصیلی جواب نہیں ہے لیکن وہ بھی دیا جاسکے گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی داؤد اچکزئی صاحب۔

سینیٹر محمد داؤد خان اچکزئی ایڈوکیٹ: چیئرمین صاحب! اس سوال کو دوبارہ defer کر دیں تاکہ تفصیل کے ساتھ اس پر جواب آجائے کیونکہ وہی سوال جو میں نے شروع میں ضمنی سوال کے آخر تک انہوں نے کہا ہے کہ دوبارہ ہم تفصیل سے جواب دے دیں گے۔ اس میں تمام ڈیموں کے متعلق جواب نہیں دیا گیا ہے صرف ایک، دو dams کے متعلق بتایا گیا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: کل بھی یہی جواب آئے گا جو آج لے کر آئے ہیں۔ جی۔

*3. Senator Muhammad Daud Khan Achakzai Advocate: Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether it is a fact that Karachi Bar Association Cooperative Housing Society, Gulistan Jauhar, Karachi, has not been provided with electricity despite submission of application for the same, if so, the reasons thereof?

Khawaja Muhammad Asif: The Karachi Bar Association Cooperative Housing Society ('the consumer') has applied to K. Electric for a load of about 4259 kW. The case of the consumer is currently under Load Regularization Approval and, process of system augmentation is in pipeline.

Therefore, connection to the consumer will be provided as soon as system augmentation will be

completed and consumer will be informed accordingly.

جناب قائم مقام چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے آپ کا؟

سینیٹر محمد داؤد خان اچکزئی ایڈوکیٹ: جناب! اس میں انہوں نے بتایا ہے کہ یہ pipeline میں ہے۔ان کو application کب ملی ہے،اگر یہ کوئی تاریخ بتا سکتے ہیں کہ کب تک یہ connections ان کو مل جائیں گے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔

جام کمال خان: انشاءاللہ 2017 میں۔۔۔۔

جناب قائم مقام چیئرمین: منسٹر صاحب،آپ کے پاس میرے خیال میں کوئی تفصیلات نہیں ہیں۔

جام کمال خان: نہیں جی، تفصیلات as per question definitely ہیں اور سوالات میں دی بھی گئی ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: اس سوال سے متعلق کوئی ابہام رہتا ہے،اراکین کہتے ہیں کہ تسلی بخش جواب نہیں ہے۔

جام کمال خان: جی بالکل requirements جس حوالے سے پوری ہو سکیں گی انشاءاللہ دیں گے۔مزید اگر اس جواب کی detail کی ضرورت ہو گی تو مہیا کی جائے گی۔اس میں 2017 کا ایک special programme ہے جس کے لحاظ سے یہ کام انشاءاللہ 2017 تک مکمل ہو جائے گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی سعید غنی صاحب۔

سینیٹر سعید غنی: سوال میں بھی وہی کروں گا جو داؤد صاحب نے پوچھا تھا۔Cooperative societies کے متعلق پوچھا گیا ہے،اس نے electric connection کے لیے apply کب کیا تھا، کس تاریخ کو انہوں نے جمع کرایا تھا کہ ہمیں بجلی دی جائے۔وزیر صاحب نے اب فرمایا کہ 2017 میں یہ ہو جائے گا۔اگر آپ جواب پڑھ لیں تو دوسرے حصے میں لکھا ہے کہ therefore, connections to the consumers will be provided as soon as system augmentation will be completed, the consumers will be informed accordingly. اب as soon as کر کے بھی 2017 بتا رہے

ہیں۔2016 بھی پورا گزر جائے گا، 2017 میں یعنی دو سال کے بعد ان کا کام ہو جائے گا۔ اس نے apply کب کیا تھا، وہ تاریخ اگر بتادیں تو پھر ہمیں پتا چلے گا کہ کتنے سال بعد علاقے میں بجلی دی جاتی ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔

جام کمال خان: اصل میں یہ augmentation ایک پروگرام ہے جو کہ electricity اس علاقے میں کر رہی ہے۔ The augmentation plan has already been started. یہ پورا augmentation plan جو اس علاقے کا ہے that will be completed in 2017 but to be specific to the application جس کا وہ ذکر کر رہے ہیں کہ کب انہوں نے apply کیا that is not coming in this question. The specific question of for that we can کہ انہوں کب apply کیا that cooperative society take details and provide لیکن یہ پورا augmentation جو پروگرام ہے، and it is of the whole area basically. یہ 2017 میں مکمل ہوگا of expanding their whole ہے vigorous plan کا ایک KESC augmentation plan, that is not specific to a very specific area. وہ augmentation programme spread out کر کے کراچی کے مختلف علاقوں میں جارہا ہے and some parts of Balochistan also. So that will be completed, as per the K. Electric people, in 2017.

جناب قائم مقام چیئرمین: جی سعید غنی صاحب۔

سینیٹر سعید غنی: وزیر صاحب فرمارہے ہیں چونکہ وہ سوال میں نہیں ہے۔ صرف ایک کوآپریٹو سوسائٹی ہے، یہ نہیں پوچھا گیا کہ اس علاقے میں کب آپ بجلی دیں گے۔ ایک سوسائٹی کے متعلق specific سوال ہے، اگر اس کی تاریخ یہ نہیں بتانا چاہتے اور کہہ رہے ہیں کہ relevant سوال نہیں ہے، کہ کب انہوں نے درخواست دی تھی، بڑی عجیب بات ہے یہ تو اس میں ہونا چاہیے یا تو اس کو کل پرسوں کے لیے defer کریں تاکہ یہ تاریخ پتا کر کے آئیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی وزیر صاحب۔

Jam Kamal Khan: I think the thing which matters says when it will be completed? Initiative of a question like when the application was gone

کیونکہ اس کی detailing میں بھی آپ جا سکتے ہیں کہ specific چیزیں کب کب apply کی گئی لیکن I can again refer the exact date also in a while if you want, despite the fact, it is not a very specific and generalized question. جو generalized question تھا کہ اس کی augmentation کب مکمل ہو گی،

that is the main point and that will be *In sha Allah* in 2017.

سینیٹر سعید غنی: میں نے پوچھا تھا کہ بجلی کب ملے گی، یہ بڑی اہم بات ہے قوم کو یہ بھی پتا چلنا چاہیے کہ کراچی جیسے شہر میں کوئی اگر بجلی کے لیے apply کرتا ہے تو اس کو دس سال انتظار کرنا پڑتا ہے، ہمیں پتا تو چلے کہ کتنے عرصے کے بعد یہ بجلی دیتے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی مشہدی صاحب۔

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Thank you Mr. Chairman. Sir, I would like to ask the honourable Minister

کہ یہ جو گلستان جوہر ہے یہ almost center of Karachi ہے اور جب میں فلائٹ میں کراچی جاتا ہوں تو مجھے دس پندرہ کلو میٹر بعد روشنیوں کا شہر بحریہ ٹاؤن جو بن رہا ہے، ادھر تو روشنیاں ہیں دوسری کالونیاں بھی ہیں، جو کہ امیر کالونیاں ہیں، وہاں پر بھی بجلی پہنچی ہوئی ہے میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان کو wheels کیسے لگ گئے کہ ان کو بجلی مل گئی اور یہ بیچارے وکیل شاید وہ پاور نہیں رکھتے، ان کے پاس پیسہ نہیں ہے، وہ clout نہیں ہے، اس لیے ابھی تک شہر کے درمیان بغیر بجلی کے بیٹھے ہوئے ہیں۔ If he could kindly answer that electricity can be provided to 15 or 20 kilometers outside Karachi اور راستے میں بھی روشنیاں ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: کراچی روشنیوں سے محروم کیوں ہے۔

جام کمال خان: یہ wheels بحریہ میں کب لگے، اس کا میں نہیں بتا سکتا لیکن میں یہ بتا سکتا ہوں کہ ہر سیکٹر کی different requirements ہوتی ہیں اور formalities ہوتی ہیں جن کو fulfil کرنا ہوتا ہے۔ وہ as per requirement جتنی جلدی fulfil

ہوتی ہیں ان کے process کا ٹائم بھی اسی طرح آگے جاتا ہے۔ It is not specific کہ کس کے wheels لگے ہیں نہیں لگے، اس کا مجھے نہیں پتا چونکہ میں نے بتایا ہے it is being taken up. In fact K Electric people جو ابھی آئے تھے انہوں نے اپنی augmentation programme بھی اسی حوالے سے دی تھی کہ یہ surety 2017 میں مکمل ہو گا اس کے بعد جو consumers ہیں جنہوں نے apply کیا تھا ان کو بجلی ضرور ملے گی۔

جناب قائم مقام چیئرمین: محترمہ نجمہ حمید صاحبہ۔

*4. Senator Najma Hameed: Will the Minister for Water and Power be pleased to state the expected date of completion of the Neelum-Jehlum project indicating also the cost to be incurred and quantum of electricity to be generated from the same?

Khawaja Muhammad Asif: The completion date of Neelum Jhelum Project alongwith cost and quantum of electricity to be generated is as under:

- Expected date of completion
  August 2017
- Cost to be incurred Rs. 404.321 billion
- Quantum of electricity to be generated 969 MW

جناب قائم مقام چیئرمین: جی کوئی ضمنی سوال۔

سینیٹر بیگم نجمہ حمید: جی میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہ کب تک مکمل ہو گا؟ کافی عرصے سے انہوں نے کہا تھا کہ مکمل ہو جائے گا اس پراجیکٹ کو تو کافی عرصہ ہو گیا ہے یہ ابھی تک مکمل نہیں ہوا۔ اس کی جو مدت رکھی تھی وہ تو گزر چکی ہے لیکن اب کتنے سال اور لگیں گے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی وزیر صاحب۔

جام کمال خان: جناب والا! expected date of completion جس طرح answer میں بھی لکھا ہوا ہے it is going to be انشاء اللہ اگست 2017۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی سعید غنی صاحب۔

سینیٹر سعید غنی: آپ ادھر کی بجائے ادھر دیکھ لیں پتا چل جائے گا۔ میرا سوال یہ ہے کہ اس کی actual date of completion پہلے کیا تھی۔

جناب قائم مقام چیئرمین: دراصل آپ کا سامنا کرنا ذرا مشکل ہوتا ہے اس لیے ہم پیچھے مڑ کر دیکھتے ہیں۔

سینیٹر سعید غنی: ہم آپ جیسے لوگوں سے گھبراتے ہیں اور آپ ہم سے گھبراتے ہیں، بڑی بات ہے۔ دوسرا سوال یہ ہے کہ اس کا آغاز کب ہوا تھا؟

جناب قائم مقام چیئرمین: جی وزیر صاحب۔

جام کمال خان: یہ پرانا پراجیکٹ ہے، it is not a new project لیکن due to some reasons, because of its financial constraints, because of its construction constraints or commencement consortium جو اس کو finance کرتی ہے، اس کی date as per PC-1 July 2002 and actual اس کی پوزیشن بنی 2008 and this whole thing was to be completed in 2013 میں as per the PC-1 requirements. لیکن چونکہ اس پورے پراجیکٹ میں اس کے financial اور اس کے construction constraints بہت زیادہ آئے ہیں ان کو revisit کیا گیا ہے with one contractor which is in place, which is a Chinese company, with the consortium on finances which is more than like 6 different sectors جو اس کو کر رہے ہیں، اس پر بڑا delay ہوا ہے I think it has gone up to a very longest period of time, initiated during more than 10 years back لیکن اس حکومت کی بڑی commitment تھی کہ انہوں نے بڑے fast track پر اس پراجیکٹ کو take up کیا ہے so that they can bring it to a final conclusion and it is excepted that *In sha Allah* within August 2017 it will be completed but it initiated long way back and due to many constraints جیسے میں نے آپ کو بتایا کہ یہ completion کی طرف نہیں گیا، اس میں بہت hindrances آئیں، کام میں delay ہوا لیکن somehow, now it is going to be done in 2017 after taking up with this new setup of

Governmentانہوں نے initiate کیا۔ امید ہے کہ یہ 2017 میں مکمل ہو جائے گا but still I would like to bring a point over here یہ نیلم جہلم کی جو location ہے ، اس کی جو geological positioning ہے، somehow, whenever it was initiated اس میں problems بہت ساری آتی ہیں کیونکہ there are many tunnels یہ کیونکہ ساٹھ کلو میٹر کی tunnels ہیں جو پہاڑوں میں سے جا رہی ہیں۔ بہت سے علاقے ایسے ہیں کہ دریا کا level بہت high ہے۔ جب زلزلے آئے ہیں، یہ geological movement ہوتی ہے وہ constantly اس پراجیکٹ کو shakeup کرتی ہیں اور بہت سے incidents ایسے بھی ہوئے ہیں جہاں پر نقصان بھی اٹھانا پڑا ہے but however with the current setup اس کو مکمل کرنے کی پوزیشن 2017 کی ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی محسن عزیز صاحب۔

سینیٹر محسن عزیز: جناب والا! میں نے پوچھنا تھا کہ delay کی وجہ سے cost overrun کتنا ہوا ہے، یعنی اس میں cost escalation کتنی ہوئی ہے اس کی original cost کتنی تھی، اب اس کی cost کہاں پر پہنچ جائے گی۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی وزیر صاحب۔

جام کمال خان: جناب والا! اس کی initial cost جو 2002 میں approve ہوئی تھی with second that was basically 84000 million کی تھی revised PC-1, then 3rd revised PC-1 and finally it had gone to 3rd revised PC-1 جو بنی وہ 344000 million کی بنی ہے اور finally اس پوزیشن میں expenditure ابھی تک آیا ہے that is basically 162000 million آچکا ہے and it is expected جو final commencement ہو گی by that time this will reach up to something like 380 to 390 millions یہ اس کا figure آئے گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جناب چیئرمین! کبھی نیلم جہلم پراجیکٹ کو دیکھا بھی ہے۔

جام کمال خان: جناب والا! میرا تعلق Ministry of Petroleum سے ہے، میں Minister of State for Petroleum ہوں اور ہمارے جو State Minister for Water and Power, ہیں وہ عابد شیر علی صاحب ہیں، وفاقی

وزیر خواجہ آصف صاحب ہیں ان کا جانا اس پراجیکٹ پر کئی مرتبہ ہوا ہے لیکن چونکہ میری jurisdiction نہیں ہے میرا as جام کمال Minister for Petroleum وہاں جانا نہیں ہوا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: ویسے میرے جانے کا اتفاق تو ہوا ہے۔ آپ بھی ماشاء اللہ اگر کبھی تفریح کے لیے بھی جائیں تو جواب صحیح آجائے گا۔ جی محترمہ نجمہ حمید صاحبہ۔

*5. Senator Najma Hameed: Will the Minister for Religious Affairs and Inter-Faith Harmony be pleased to state:

(a) the number of private Hajj tour operators registered in the country at present; and

(b) the steps being taken by the Government to get the Hajj fee charged by the said companies reduced and improve their performance?

Sardar Muhammad Yousuf: (a) At present, 742 Hajj Group Organizers (HGOs) are registered with the Ministry of Religious Affairs and Inter-Faith Harmony.

(b) The Hajj Fee being charged by the HGOs vary from case to case and depends on the Services offered to the Hujjaj. A number of steps have been taken to safeguard the interests of intending hujjaj as well as to improve the performance of HGOs:

(i) Each HGO is bound to sign individual agreement with each haji indicating the facilities to be provided during hajj;

(ii) Service Provider Agreement (SPA) has been revised in 2015 to make the monitoring system transparent and penalty on account of violation of each clause of SPA has been pre-defined;

(iii) 5% performance guarantee is obtained from each HGO, to secure the interest of hujjaj;

(iv) The guarantee is released after receipt of performance report, at least from 30% hujjaj;

(v) To monitor the performance of HGO in KSA, monitoring teams are constituted in Makkah Mukarramah and Madinah Munawwarah;

(vi) In order to strengthen the monitoring and strict accountability of private tour operators; a separate Monitoring Section has been created in the Ministry.

(vii) In case of violation of SPA, the tour operators have to face following penalties:—

(I) Major Penalty:

(a) Permanent ban/blacklisting.

(b) Suspension for a term of one to three years.

(II) Minor Penalty:

(a) Down-gradation of category leading to reduction of quota;

(b) Forfeiture of cash guarantee/contribution of HCF;

(c) Compensation to the affected Hujjaj;

(d) Cash penalty.

(viii) A consultation process has been initiated with HOAP for rationalization of packages of HGOs.

جناب قائم مقام چیئرمین: سوال پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے، آپ کا کوئی ضمنی سوال۔

سینیٹر بیگم نجمہ حمید: میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ انہوں نے جو ایجنٹ بنائے ہوتے ہیں، مقرر کئے ہوتے ہیں جو حج پر بھیجتے ہیں، وہ فیسیں بھی لیتے ہیں ان کی رجسٹریشن کون کرتا ہے۔ سارے حاجی اس مرتبہ خراب ہوئے ہیں، رہائش کے پیسے بھی وصول کر لیتے ہیں، ٹکٹیں بھی، اجازت نامہ بھی دے دیتے ہیں لیکن وہاں پر جگہ ہی نہیں ہوتی، وجود ہی نہیں ہوتا، وہ بیچارے جگہ

جگہ رلتے رہتے ہیں، انہیں بہت مہنگی جگہ ملتی ہے، وہ پیسے پہلے ایجنٹ کو دیتے ہیں۔ میں وزیر صاحب سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ وہ ایسے لوگوں کی کس بنیاد پر رجسٹریشن کرتے ہیں جو وہاں پر ملتے نہیں ہیں، حاجی وہاں پر جاکر خوار ہوتے ہیں، پھر ہوٹلوں کے باہر صفیں بچھا کر سوتے ہیں۔ ادھر سے ایجنٹ کرائے بھی وصول کرتے ہیں اور ٹکٹوں کے پیسے بھی وصول کرتے ہیں۔ میں وزیر صاحب سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہ اتنے پیسے کیوں لیتے جب وہ حج کی مراعات دے نہیں سکتے، وہ حاجی کو پوچھتے نہیں ہیں، وہ وہاں پر ملتے ہی نہیں ہیں۔ ان کے addresses جو لکھے ہوتے ہیں وہ کوئی جگہ ہی نہیں ہوتی۔ میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیوں ایسے لوگوں کو جو حج کے لیے جاتے ہیں وہ بیچارے سڑکوں پر سوتے ہیں۔ عزت دار لوگ سڑکوں پر سوتے ہیں، وزیر صاحب کو کم از کم سوچنا چاہے، انہیں بتانا چاہیے کہ کیوں ایسے کرتے ہیں اور ایجنٹوں نے حاجیوں کو کیوں اس مرتبہ خراب کیا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی محترم پیر صاحب۔

جناب پیر محمد امین الحسنات شاہ (وزیر مملکت برائے مذہبی امور): شکریہ جناب چیئرمین! ہماری محترمہ فاضل رکن صاحبہ نے جس خرابی کی طرف اشارہ کیا ہے وہ انتہائی درست ہے۔ اسی وجہ سے ہم نے اپنی پالیسی اس مرتبہ کے لیے وزیر اعظم صاحب کو بھیجی ہے۔ اس میں ہم نے دس فیصد کوٹہ کم کیا ہے۔ پہلے یہ فیصلہ تھا کہ پچاس فیصد پرائیویٹ ٹور آپریٹرز کو اور پچاس فیصد سرکاری سکیم میں جو حجاج جاتے ہیں۔ ہم نے اس مرتبہ وزیر اعظم صاحب سے گزارش کی کہ ان کا کھانا پینا بہت بڑھ گیا ہے، ان کے اخراجات بھی اس طرح ہیں کہ بیچارہ حاجی پریشانی میں مبتلا ہوتا ہے۔ مہربانی کر کے دس فیصد ان کے کوٹے کو کم کیا جائے۔ اس سال ساٹھ فیصد سرکاری سکیم میں حاجی جائیں گے اور چالیس فیصد پرائیویٹ ٹور آپریٹرز ہیں ان کے لیے ہیں۔ اس کے بارے میں سندھ ہائی کورٹ میں انہوں نے اپیل دائر کی ہوئی ہے جس کا فیصلہ کل ہو گا اس کے بعد حتمی بات کی جا سکتی ہے۔ جہاں تک حجاج کو تکلیف کا معاملہ ہے، ہم جب سے اس سلسلے میں آئے ہم نے آج تک کوئی ٹور آپریٹر نیا رجسٹر نہیں کیا۔ یہ 742 tour operators پرانے وقتوں سے چلے آ رہے ہیں اور وہ یہ ذمہ داریاں ادا کرتے ہیں، ہم نے ان کو بہت سی چیزوں کا پابند کیا ہے۔ ان میں سے پہلی چیز یہ ہے کہ جب حاجی ان کے ساتھ کوئی معاہدہ کرتا تھا تو وہ written تحریر نہیں ہوتی تھی، ہم نے انہیں پابند کیا ہے کہ جب حاجی کے ساتھ کوئی معاہدہ کریں وہ تحریری ہو، اس پر شرائط، ذمہ داریاں، خدمات جو آپ ان کو فراہم کریں گے وہ نمبر کے حساب سے لکھیں۔ ہم جب

سے آئے ہیں ہم نے ان کو پابند کیا ہے، ہم نے انہیں اس چیز کا بھی پابند کیا ہے کہ آپ جو پیسے حاجی سے لیتے ہیں اس کا 5% وزارت میں جمع کرائیں گے اور جب لوگ واپس آئیں گے، 30% لوگ اگر آپ کی کارکردگی سے مطمئن ہوئے تو ہم آپ کے وہ پیسے واپس کر دیں گے ورنہ آپ کے وہ پیسے ضبط ہو جائیں گے۔ ہم نے اب مکہ اور مدینہ منورہ میں کمیٹیاں تشکیل دی ہیں جو وہاں جا کر نگرانی کرتی ہیں اور اس سال بھی ہم نے penalty کے طور پر 7.5 million کی penalty ان پر ڈالی ہے۔ ان میں سے ایک کو ہم نے permanently بند کر دیا ہے۔ پھر دو کو بند کیا لیکن ان کے جو پیسے محفوظ تھے ان کو ہم نے suspend نہیں کیا۔ ہم اس طرح کے مختلف اقدامات کر رہے ہیں جو انشاء اللہ العزیز اس حج کے عمل کو بہتر سے بہتر بنائیں گے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی محترمہ کلثوم پروین صاحبہ۔

سینیٹر کلثوم پروین: شکریہ جناب چیئرمین۔ جناب چیئرمین! معزز وزیر صاحب نے دو تین سوالات کا جواب تو دیا ہے مگر سوال still وہیں پر ہے کہ ایک طرف تو آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ حج کوٹا 10% reduce ہو گیا ہے۔ آپ نے Private Hajj Organizers کو 40% دیا ہے جبکہ دوسری طرف حکومت سرکاری حج 60% کر رہی ہے۔ پھر آپ یہ بھی فرما رہے ہیں کہ ہم penalty کے طور 5% رکھ لیتے ہیں اور جب حاجیوں کو کوئی شکایت نہیں ہوتی تو وہ واپس کر دیتے ہیں۔ ایسا کبھی بھی نہیں ہوا کہ آپ نے کسی کو پیسے واپس کیے ہوں بلکہ پیسے تو لیے ہیں۔ مجھے یہ بتائیں کہ یہ 742 میں سے کتنی کمپنیوں کو آپ حج کا کوٹا دے رہے ہیں؟ آپ کی جو پچھلی کارکردگی تھی، جو لوگ وہاں پر شہید ہوئے ہیں، اب تک تمام کے نام بھی نہیں آئے ہیں، آج تک سب کو پیسے بھی نہیں ملے ہیں۔ یہ بتائیں کہ اس کے لیے کیا کیا؟

تیسری بات یہ ہے کہ حج کے لیے جو شخص جاتا ہے، اس میں A, B, C categories کی کیا ضرورت ہے؟ وہ اللہ کے گھر جا رہے ہیں، ان سب کو ایک ہی category میں بھیجیں۔ آپ ان کو تمام facilities دیں جو ممکن ہو سکتی ہو۔ سعودی حکومت اس چیز کی ذمہ دار نہیں ہے۔ یہ کام پاکستان کی حکومت کا ہے کہ وہ وہاں پر چھ، سات مہینے پہلے جا کر حاجیوں کے لیے عمارتیں دیکھیں۔ یہ جو private Hajj Operators ہیں، انہوں نے تیس، تیس یا چالیس چالیس لاکھ روپے bank deposits کرائے ہوتے ہیں اور یہ سال پہلے سے ہوتے ہیں، یہ لوگ تو suffer کریں گے لیکن آپ کہتے ہیں کہ یہ خوشی کی بات ہے کہ ہم نے کسی نئے کو register نہیں کیا۔ بھئی کوئی اچھے نئے لوگ بھی تو آنے دیں۔ پرانے

لوگ جو غلطیاں بھی کر رہے ہیں، آپ ان کو سزائیں بھی دے رہے ہیں انہی کو آپ چلا رہے ہیں۔ بھئی نئے لوگوں کو مقابلے پر آنے دیں تاکہ بہتر طریقے سے لوگوں کو facilitate کیا جا سکے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی وزیر صاحب۔

جناب پیر محمد امین الحسنات شاہ: مجھے خوشی ہوتی اگر فاضل رکن ایک ایک سوال کرتیں اور ہم ان کو ایک ایک کا جواب دیتے۔ ان تین چار سوالوں کے جوابات کو تلاش کر کے لانا کافی مشکل ہو جاتا ہے۔ میری سب سے پہلی گزارش یہ ہے کہ جو 742 کمپنیاں ہیں ہم نے ان میں کوئی اضافہ نہیں کیا۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ جو حج کا کوٹا ہے وہ سعودی عرب کی حکومت نے۔۔۔۔

جناب قائم مقام چیئرمین: ان کا سوال یہ ہے کہ یہ جو 742 آپ فرما رہے ہیں، یہ غلطیاں بھی کرتے ہیں، نا روائی بھی کرتے ہیں، حجاج کو تکلیف بھی دیتے ہیں، اس کے باوجود وہ برقرار ہیں اور آپ نئے لوگوں کو شامل نہیں کر رہے ہیں۔ اس کی بنیادی وجہ کیا ہے؟ نئے لوگ آئیں گے تو اچھی کارکردگی دکھائیں گے۔ جو پرانے لوگ ہیں وہ مک مکا کر لیتے ہیں یا معلوم نہیں وہ کیا کرتے ہیں، انہوں نے پورا نظام دھرم بھرم کیا ہوتا ہے۔

جناب پیر محمد امین الحسنات شاہ: اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ایک general quota ہے سعودی حکومت کی تعلیمات کے حوالے سے کہ ایک ہزار مسلمانوں پر ایک حاجی۔ ہماری census کے مطابق 18 کروڑ کی آبادی ہے اور اس طرح ہمارا کوٹا 180000 بنتا ہے۔ جس میں سے 20% کی cut ہے جو حرم کی تعمیر کے لیے cut کیا گیا ہے۔ جب ہمارا کوٹا بڑھے گا تو ہم کسی اور کو register کر سکیں گے اور اس کو بھی کوٹا دیں گے۔ جب تک census نہیں ہوتی، ہماری آبادی میں اضافہ ظاہر نہیں ہوتا، اس وقت تک ہمارا کوٹا بھی نہیں بڑھ سکتا اور اس طرح نئے Hajj Tour Operators کو منتخب بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اس لیے ہم کوشش یہ کر رہے ہیں کہ بجائے اس کے کہ ان کو طعن و تشنیع کا نشانہ بنائیں ہم سرکاری طور پر بہترین facilities مہیا کر رہے ہیں، حج کو آرام دہ بھی بنا رہے ہیں، حج کو سستا بھی کر رہے ہیں، پھر امید تو یہی کرنی چاہیے کہ لوگ اپنی سرکار کے پروگرام کی طرف توجہ دیں اور اس کی طرف آئیں۔ اس وقت ہمارا حج Rs.250000/- or Rs.260000/- تک جا رہا ہے اور انشاء اللہ العزیز آرام کے حوالے سے ہم کھانا، transport اور رہائش مہیا کرتے ہیں اور بہتر سے بہتر facilitation دیتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ آئندہ آنے والے وقت میں اور بہتری ہو گی۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی میاں عتیق صاحب۔

سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ: بہت شکریہ چیئرمین صاحب۔ وزیر صاحب نے ماشاء اللہ بہت اچھی باتیں کیں۔ میں سوال ایک ہی کروں گا، جیسے انہوں نے کہا تاکہ وہ آسانی سے جواب دے سکیں لیکن کچھ چیزیں add کرنا ضرور ہے کہ ان کی باتیں سن کر تو ایسے لگ رہا ہے کہ حج تو بہت آرام سے اور بڑے اچھے طریقے سے اور خوب سے خوب تر طریقے سے ہو جاتا ہے لیکن حقیقت اس کے برعکس ہے۔ اگر ہم صرف یہ یاد کریں کہ جب پچھلے سال حج کے دن تھے، جو لوگ وہاں سے آ رہے تھے اور مختلف channels پر جو reports آ رہی تھیں، جو بیانات اخبارات میں آ رہے تھے، جو تفصیلات آ رہی تھیں، وہ تو وزیر صاحب کی اس بات سے بالکل مختلف تھیں۔

اب میں اپنے سوال کی طرف آ جاتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ کیا حکومت نے کوئی ایسی قانون سازی کی ہے، کیا وہ ایسا کچھ کر رہے ہیں جس میں خاص طور پر جو private companies حج کراتی ہیں، جو وہ minimum and maximum پیسے لیتے ہیں، ان کو fix کیا جائے، چاہے category-wise ہی جائے اور شنید اً جو رپورٹ ہوا ہے وہ یہ ہے کہ جو وہ ان کو بتا رہے ہیں، وہ پیسے اور ہیں اور جو حقیقت میں وہ حاجیوں کو لے کر جاتے ہیں، ان سے جو پیسے لیتے ہیں، وہ مختلف ہیں، ذرا اس پر روشنی ڈال دیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی وزیر صاحب۔

جناب پیر محمد امین الحسنات شاہ: میرے فاضل دوست نے پچھلے سال کے حج کے حوالے سے جو بات کی ہے یقیناً سانحہ منٰی کی وجہ سے لوگوں نے باتیں کیں ہیں۔ سانحہ منٰی ایسا سانحہ تھا جس نے پوری دنیا کے مسلمانوں کے دلوں کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔ اس کے بارے میں ضرور باتیں ہوئیں لیکن حج انتظامات کے حوالے سے ہمارے پاس کوئی بھی ایسی شکایت نہیں۔ میں فاضل دوست کو اس سال حج کے لیے دعوت دیتا ہوں کہ ہمارے ساتھ تشریف لائیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: منسٹر صاحب حج delegation میں آئیں؟

جناب پیر محمد امین الحسنات شاہ: یہ حج delegation میں آ جائیں، تشریف لائیں، دیکھیں اور جہاں جہاں ہم سے کوتاہیاں ہوں یہ ہماری راہنمائی کرتے رہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: ٹھیک ہے سینیٹر صاحب آپ نے حج delegation میں ان کے ساتھ جانا ہے تاکہ آپ کے تحفظات دور ہو سکیں۔

سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ: ٹھیک ہے یہ رشوت کے طور پر نہیں ہونا چاہیے پیسے میں اپنے جمع کراؤں گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: نہیں آپ کرایا اپنا ہی جمع کرائیں۔ منسٹر صاحب۔

جناب پیر محمد امین الحسنات شاہ: آپ نے پیسے اپنے جمع کرانے ہیں اب مفت حج کا کوئی تصور نہیں۔ فاضل رکن نے یہ کہا تھا کہ A, B and C تو اب کوئی بھی A, B اور C نہیں ہے۔ اب ایک ہی حج ہے اور اس میں کوئی VIP نہیں ہے۔ محترم سینیٹر محمد طلحہ محمود صاحب نے پچھلے سال یہ کہا تھا کہ VIP flight کو ختم کریں تو ہم نے اس کو ختم کر دیا ہے۔ اس لیے اب سارے ایک ہی صف میں ہیں محمود و ایاز۔

جناب قائم مقام چیئرمین: اگلا سوال نمبر 6 سینیٹر احمد حسن صاحب۔

سینیٹر احمد حسن: جناب چیئرمین! سوال سے پہلے میں point of order پر اتنا عرض کرنا چاہوں گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: سینیٹر صاحب point of order پر بعد میں بات کریں ابھی سوال کو لے لیں۔ ابھی آپ سوال کو لے لیں۔

سینیٹر احمد حسن: جناب اس سوال پر discussion ہوئی ہے۔ یہ ضمنی سوالات نہیں تھے۔ اتنی discussion ہو رہی ہے تو ہمارے اکثر سوال رہ جاتے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ سوال کریں۔

*6. Senator Ahmed Hassan: Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) whether it is a fact that a new electricity feeder was installed for Duskhel, sub division Talash, Temargara in 2012 which was connected with the old HT line coming from the Chakdara grid station;

(b) whether it is also a fact that some part of the said old line was substandard / worn out and as per the work order of that project replacement of the same with a new transmission line was part of the completion of the project, if so, the details thereof; and

(c) whether the said part of the transmission line has been replaced accordingly, if not, the reasons thereof?

Khawaja Muhammad Asif: (a) Yes, it is a fact that a new electricity feeder was installed and energized for Duskhel, sub division Talash Timergara in 2012, which was connected the old HT line coming from the Chakdara grid station.

(b) Yes, it is also a fact that some part of the said old line is deteriorated/worn out and replacement of the same with new conductor is to be completed.

(c) The old line will be replaced as and when the remaining material is released, demand of which has already been submitted.

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ کا کوئی ضمنی سوال؟

سینیٹر احمد حسن: جناب چیئرمین! اس سوال کا جواب تفصیل سے نہیں دیا گیا بلکہ حقائق کو چھپایا گیا ہے۔ جو feeder کی transmission line کم و بیش تین سال قبل مکمل ہوئی ہے۔ اس کا ایک ہی work order ہوا ہے۔ اس میں ایک ہی release کے تحت releases ہوئی ہیں۔ اب یہ کہتے ہیں جب مزید releases ملیں گی تو ہم اس کو مکمل کریں گے۔ یہ سوال کمیٹی کے پاس بھیجنے کا ہے۔ میری منسٹر صاحب سے یہ درخواست ہے کہ اس ضمنی وضاحت کے ساتھ ساتھ وہ اس پر agree کریں کیونکہ جہاں تک مجھے علم ہے PESCO میں چیزیں پڑی ہوئی ہوتی ہیں اور جو چیزیں نہیں منظور ہوتیں ان پر کام ہو جاتا ہے۔ میں برملا کہتا ہوں وہاں پر پیسوں کا چکر چل رہا ہے۔ لہٰذا اس کو کمیٹی میں بھیجا جائے تاکہ ہم محکمے کے اصل افسران پر سوال کریں اور اصل حقائق کو سامنے لایا جائے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: منسٹر صاحب۔

جام کمال خان: معزز ممبر اگر اس کو کمیٹی میں لے جانا چاہتے ہیں تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے لیکن میں ساتھ ہی بتا دوں کہ اس project کی delay کی جو reasons ہیں کہ کچھ عرصے سے جو provision of electricity ہے اس کی جو بہتری ہوئی ہے تو یہ پورے industrial area پر یہ network آ گیا اور اس industrial

discontinuity of electricity for transmutation میں area augmentations بار بار نہیں کی جا سکتی ہے۔ اس کا time period within 2 months ہے۔ دو ماہ کے اندر اس کا جو remaining portion ہے، میں اس کی ساری تفصیل بتا دوں کہ تقریباً 28 کلو میٹر کا جو passage ہے یہ تقریباً مکمل ہو چکا ہے۔ جو باقی 20 کلو میٹر ہے جو کہ pending ہے جس کو industrial zone سے connect کرنا ہے وہ within 2 to 3 months complete ہو جائے گا۔ ایک portion جو کہ 28 کلو میٹر کا complete ہو چکا ہے 20 کلو میٹر کا رہتا ہے وہ بھی ان دو سے تین ماہ کے اندر مکمل ہو جائے گا۔ معزز ممبر پھر بھی اس کو کمیٹی میں لے جانا چاہتے ہیں تاکہ اس کی کوئی اور بھی تفصیلات آ جائیں تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے ۔ وہ کسی بھی مسئلے کو کمیٹی کو refer کر سکتے ہیں اور honourable Chair اس کو decide کر سکتی ہے۔ اس کی تفصیل موجود ہے کہ آدھے سے زیادہ کام ہو چکا ہے اور باقی آدھا تین ماہ کے اندر مکمل ہو جائے گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: احمد حسن صاحب کمیٹی کی بات ہو گی۔

سینیٹر احمد حسن: منسٹر صاحب کو بتایا جا رہا ہے کہ 28 کلو میٹر پر کام ہوا ہے جب کہ میں نے پوچھا ہے کہ یہ سات، آٹھ کلو میٹر کا کام کیوں نہیں ہوا۔ یہ تار release ہوئی ہو گی، کہیں اور لگی ہو گی اور وہ سوئے ہوئے تھے۔ میرے اس سوال کے جواب میں اور منسٹر صاحب کے پوچھنے پر انہوں نے ایک بہانہ بنایا ہے۔ اس کی تحقیقات ہونی چاہیے اس لیے میری درخواست ہے کہ اس کو کمیٹی میں بھیجا جائے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: اس میں تاخیر کی وجہ منسٹر صاحب نے بتا دی ہے۔

سینیٹر احمد حسن: جناب چیئرمین! منسٹر صاحب اس بات پر agree ہیں کہ اگر وہ پھر بھی اصرار کرتے ہیں تو کمیٹی کو بھیجنے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ منسٹر صاحب نے یہ خود فرمایا ہے۔ میں ان کو حقیقت بتا رہا ہوں کہ میں اس پر اصرار کیوں کر رہا ہوں۔ اس لیے کہ مجھے اس میں پوری چوری کا ڈر ہے ۔منسٹر صاحب honest انسان ہیں ، کام کرنے والے بھی ہیں، efficiency دکھانے والے آدمی ہیں۔ اس لیے اس کو کمیٹی میں بھیج دیں اور خود کمیٹی میں آ کر دیکھیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: احمد حسن صاحب آپ ایسا کریں کہ اجلاس کے بعد منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھیں جو بھی آپ کے تحفظات ہیں وہ دور ہو سکیں۔ جناب محسن عزیز صاحب۔

سینیٹر محسن عزیز: میں گزارش کرنا چاہ رہا ہوں چونکہ relevant minister sahib یہاں پر تشریف فرما نہیں ہیں اس لیے یہ confusion بار بار create ہو رہی ہے۔ اس میں بہت سی باتیں ہیں کہ اس کا completion time نہیں دیا گیا کہ اس کا completion کیا ہو گا۔ وہ دو ماہ ہے یا تین ماہ ہے کیونکہ یہاں پر نہیں دیا گیا۔ جو پرانی lines ہیں ان کی بھی جو repair and maintenance جس طرح احمد حسن صاحب بتا رہے ہیں وہاں پر یہی بات ہے کہ اس کی بھی جو maintenance ہے وہ صحیح طریقے سے نہیں کی جا رہی۔ میرا سوال یہ ہے کہ time lines تو اس ہاؤس کو بتا دیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: منسٹر صاحب پہلے بھی میں نے گزارش کی تھی چونکہ آپ کو سوالات تھما دیے گئے ہیں اور آپ اپنی معلومات کے مطابق جواب دے رہے ہیں لیکن بہت سے سوال ان کے رہتے ہیں یا سوال پر جو تحفظات ہیں وہ دور نہیں ہو رہے تو اس کا کوئی حل ہونا چاہیے۔ اس پر کچھ فرمائیں۔

جام کمال خان: جناب میں نے دونوں چیزیں بتا دیں۔ تفصیل بتائی کہ 28 کلو میٹر پر کام ہو چکا ہے اور 20 کلو میٹر پر کام رہتا ہے ۔ اس کی augmentation ہو نی ہے Industrial zone، industrial zone ہونے کی وجہ سے بار بار break out نہیں کیا جا سکتا۔ تین ماہ تک یہ کام complete ہو جائے گا۔ اس تفصیل کے علاوہ اگر کوئی تفصیل ہے تو وہ مجھے بتا دیں تو میں وہ ساری تفصیلات بھی لے آؤں گا کہ اس میں کتنی تار لگ رہی ہے یا کوئی اور چیز کتنی لگ رہی ہے۔ میرے خیال سے جتنی معلومات ہونی چاہییں تھیں میں وہ مہیا کر رہا ہوں اور ساتھ ساتھ یہ option بھی دے رہا ہوں کہ اگر آپ اس کو کمیٹی میں لے جانا چاہتے ہیں ان تفصیلات کے جوابات کے بعد بھی تو آپ وہ بھی کر سکتے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: احمد حسن صاحب۔

سینیٹر احمد حسن: کیا آپ کو پتا نہیں کہ جو industries وہاں پر لگی تھیں وہ ختم ہو گئی ہیں وہاں پر کچھ بھی نہیں ہے۔ یہ تو پہاڑی علاقہ ہے اور پہاڑی علاقے میں واقع یونین کونسل ہے۔ جو کہ عذاب میں مبتلا ہے۔ خدا گواہ ہے کہ اگر منسٹر صاحب کو پتا چل جائے تو یہ خود ان حکام سے باز

پر س کریں گے۔ حقیقت میں ان کو محکمے کی کمزوریاں، چوریاں، نااہلی اور incompetency دکھانا چاہتا ہوں تاکہ یہ خود دیکھیں اور منسٹر جو اس محکمے کا ہے وہ بھی دیکھ لیں۔ ہم نے تو ان کو حقائق پہنچانے ہیں اگر انہوں نے اس پر کوئی action نہیں لینا تو ہم کیا کر سکتے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: منسٹر صاحب ان کو اطمینان دلادیں تاکہ ہم آگے بڑھیں۔

جام کمال خان: میں تو اطمینان اسی حوالے سے دلا رہا ہوں اور میں نے آپ کو propose کیا ہے کہ اگر آپ اس کو کمیٹی میں لے جانا چاہتے ہیں تو لے جا سکتے ہیں۔ جو تالاش area ہے اس کا feeder جس کے حوالے سے دشخیل 11KVA feeder کا ہے میرے خیال میں ادھر کام ہے اور شاید وہاں پر industrial zone کا ذکر ہے جس نے complete ہونا ہے لیکن پھر بھی میں کہہ رہا ہوں کہ اگر آپ اس کی تفصیلات میں جانا چاہتے ہیں تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: احمد حسن صاحب اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

سینیٹر احمد حسن: جناب چیئرمین! شاید کا مطلب ہے کہ منسٹر صاحب کو حقائق معلوم نہیں ہیں اور یہ میری بات کی تصدیق ہے۔ آپ اس کو کمیٹی میں بھیج سکتے ہیں منسٹر صاحب نے تو اس پر انکار نہیں کیا۔ آپ اس کو کمیٹی میں بھیج دیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: میں نے آپ سے کہا کہ اجلاس کے بعد منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھیں تو متعلقہ departments کے لوگ بھی موجود ہوں گے۔

سینیٹر احمد حسن: تفصیلات ابھی بتائیں، اجلاس کے بعد بیٹھنے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔ ٹھیک ہے میں احتجاجاً دوسرا سوال بھی نہیں کرتا۔

(اس موقع پر سینیٹر احمد حسن احتجاجاً واک آؤٹ کر گئے)

جناب قائم مقام چیئرمین: احمد حسن صاحب آپ تشریف رکھیں، محترم جناب سینیٹر سلیم مانڈوی والا صاحب۔

سینیٹر سلیم مانڈوی والا: جناب! منگلا ڈیم کے لیے 2014 میں 3200 million دیے گئے تھے، اس میں سے releases zero ہوئی ہیں اور expenditure 282 million ہو گیا ہے۔ وزیر صاحب بتائیں کہ یہ کس طرح ہو گیا ہے؟ اسی طرح کرم تنگی ڈیم میں 2013-14 میں 2900 million دیے گئے تھے، 100 million کی releases ہوئی ہیں اور expense 50 million ہوا ہے اور 2014-15 میں zero ہو گیا تو یہ

2900 million کہاں گئے؟ ان dams میں کیا ہو رہا ہے؟ I failed to understand what is happening اگر وزیر صاحب مجھے سمجھادیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: وزیر صاحب، آپ تو بالکل zero پر لے گئے ہیں۔

جام کمال خان: جناب چیئرمین! اس حوالے سے آپ کی بات بالکل صحیح ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ شیخ آ فتاب صاحب کی بھی مدد لیں۔

جام کمال خان: میرا خیال ہے کہ سلیم مانڈوی والا صاحب نے 2013-14 کا ذکر کیا ہے اور انہوں نے releases کے حوالے سے بات کی ہے کہ صفر ہے لیکن expenditure 282 million کا ہوا ہے I would not give a statement which should not be knowing the exact details of it that how this thing has happened but again I would request and I would say, if there is needed a clarification, I can take a clarification on this, so that I can commit further that whether it has been spent from the saving or whether it has been spent from some other sector. I can take that detail exactly and then come back to you.

جناب قائم مقام چیئرمین: سیف اللہ مگسی صاحب۔

سینیٹر نوابزادہ سیف اللہ مگسی: شکریہ۔ جناب چیئرمین! اس سوال کے جواب پر میرا ضمنی سوال ہے، صفحہ نمبر 7 پر انہوں نے جو جواب دیے ہیں، اگر آپ ان کو دیکھ لیں اور جو بلوچستان میں dams کا حوالہ دیا ہوا ہے، کہ انہوں نے ایک ڈیم پر بھی کام شروع نہیں کیا۔ آپ دیکھیں تو Sr. No. 9 پر نولنگ ڈیم ہے، جھل مگسی جہاں سے میرا تعلق ہے، وہاں پر واقع ہے۔ اس پر انہوں نے کام شروع کرنا ہے، اس کی قیمت بڑھتی جارہی ہے، ابھی تک اس پر کوئی کام شروع نہیں ہوا۔ دو مرتبہ اس کی bids ہو چکی ہیں اور وہ recall ہو جاتے ہیں کیونکہ وقت پر کام شروع نہیں ہوتا۔ میری اطلاعات یہ ہیں کہ اس حکومت نے اس project کو shelf کر دیا ہے۔ مجھے وزیر صاحب بتادیں کہ کام کیوں شروع نہیں ہوا اور Ministry of Water and Power اپنا یہ project expedite کرنے کے لیے کیا احکامات لے رہی ہے؟

جناب قائم مقام چیئرمین: وزیر صاحب۔

جام کمال خان: معزز ممبر نے صحیح highlight کیا ہے، بلوچستان کے حوالے سے بہت سے projects pending میں تھے، بہت سی releases بھی نہیں ہوئیں تھیں اور جن کے processes complete نہیں کیے گئے تھے۔ نولنگ ڈیم کے حوالے سے بھی کچھ ایسی ہی چیزیں تھیں جن کو باقاعدہ Committees on Water and Power and Ministries سے بھی take up کیا گیا اور I must commend that honourable Senator نے خود personal effort بھی کی تاکہ بلوچستان کے dams کا کام آگے بڑھ سکے اور اس میں نولنگ ڈیم بھی شامل ہے۔ جب میں بلوچستان کے حوالے سے کچھ چیزیں پوچھ رہا تھا تو during briefing department نے ایک detail بتائی کہ چونکہ dams کی تعداد بہت زیادہ ہے، علاقہ بھی بہت بڑا ہے، اس لیے Government of Balochistan اپنی priority دیتی ہے کہ ان dams پر different reasons کے حوالے سے کام ہونا چاہیے اور یہ بتایا گیا کہ first phase میں نولنگ ڈیم کا کام ہی start ہو گا اور department کی طرف سے surety آئی تھی کہ as soon as possible انشاء اللہ نولنگ ڈیم پر کام شروع ہو گا۔ بلوچستان کے dams کے حوالے سے یہ ہے کہ the first one will be Nolang Dam to start. معزز ممبر موجود نہیں ہیں، انہوں نے cooperative society کی detail مانگی تھی کہ application کب آئی تھی تو that case basically is ID9034085 and date of application is 15-4-2015. ہے۔ Application 15-4-2015 کو دی گئی تھی اور load applied 4259 KV دیا گیا تھا۔ چونکہ انہوں نے date مانگی تھی، میں نے معلومات کی ہیں اور یہ تاریخ 15-4-2015 ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: ڈاکٹر جمالدینی صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر جہانزیب جمالدینی: شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں محترم وزیر صاحب سے پوچھنا چاہوں گا اور یہاں پر کچھ dams دیے گئے ہیں۔ اکثر dams پہاڑی علاقوں میں بنتے ہیں اور جہاں پر بارشیں کم ہوتی ہیں، وہاں پر dams کی ضرورت ہوتی ہے جیسا کہ قدرتی طور پر بلوچستان میں بارشیں کم ہوتی ہیں لیکن بلوچستان کے dams کے بارے میں میرے خیال میں بالکل کوئی concern ہی نہیں ہے۔ وہاں سے آبادی منتقل ہونے کو جا رہی ہے۔ کوئٹہ میں water supply ہے ہی نہیں اور ارد گرد dams بھی نہیں ہیں کہ water table صحیح

ہو۔ میں وزیر صاحب کی توجہ 30 نمبر پر دلانا چاہتا ہوں۔ یہاں پر بولان ڈیم ہے، اس میں نولنگ ڈیم کے total funds freeze کیے گئے تھے اور اس کا کام مکمل طور پر روک دیا گیا تھا، سات سال تک کچھ نہیں ہوا۔ بولان ڈیم کی حالت بھی ایسی ہی ہے، 2015 میں zero, zero, zero کچھ نہیں ہے اور اسی context میں آپ دیکھیں کہ پشین جس کی ضرورت کوئٹہ کا water table بڑھانے کے لیے ہے، یہاں پر بھی 2015 میں کچھ نہیں ہوا۔ میں معزز وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جہاں پر dams کی ضرورت ہے، وہاں پر آپ کو مزید dams بنانے چاہییں تھے اور خصوصاً ہنگول، کرخ، مؤلا، پورالی، خیساک اور گیروپ، پورالی آپ کے اپنے علاقے میں ہے، ان جیسے dams کی ضرورت ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: وزیر صاحب، عثمان کاکڑ صاحب کا بھی سوال آ جائے تو دونوں کو ملا کر جواب دے دیں۔

سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ: شکریہ۔ جناب چیئرمین! آپ کو معلوم ہے کہ ہمارے صوبے میں سب سے بڑا مسئلہ پانی اور ڈیم کا ہے۔ بلوچستان حکومت اور متعلقہ وزارت کی پانی ذخیرہ کرنے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ یہاں 25 نمبر پر zero ہے اور 20 نمبر پر خیبر پختونخوا میں ابھی تک unapproved ہے، zero جا رہا ہے۔ اس کے بعد 23 نمبر دیکھیں کہ ابھی تک وہ کام مکمل نہیں ہوا ہے۔ نئے dams تو بعد کی بات ہے، یہ سلسلہ "آغاز حقوق بلوچستان" سے شروع ہوا تھا اور ابھی تک جاری ہے۔ موجودہ حکومت نے ہمارے ہاں dams کے لیے ایک روپیا بھی نہیں رکھا، یہ ساری پرانی schemes ہیں جو آٹھ، دس سال سے چل رہی ہیں۔ متعلقہ وزیر صاحب سے میری گزارش ہے کہ آپ 25 نمبر کو کب پیسے دیں گے اور آئندہ کے بجٹ میں ہمارے صوبے میں dams کے لیے زیادہ سے زیادہ رقم مختص کرنی چاہیے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: سینیٹر میر کبیر احمد محمد شہی صاحب۔

سینیٹر میر کبیر احمد محمد شہی: جناب چیئرمین! بہتر تو یہ تھا کہ خواجہ آصف صاحب خود تشریف لاتے کیونکہ محترم جام کمال صاحب کی ministry الگ ہے اور یہ انتہائی پیچیدہ questions ہیں۔ ایک گزارش کروں گا کہ خواجہ صاحب نے اتنا بڑا annexure دے دیا ہے، مجھے اس میں ایک غلطی نظر آ رہی ہے کہ بلوچستان کے hundred dams ہیں، یہ 23, 24 and 25 پر ہیں، ان hundred dams کو بالکل funds نہیں ملے ہیں بلکہ بلوچستان حکومت کے متعلقہ department نے پچاس مرتبہ مجھے کہا کہ آپ اسلام آباد سے

funds لے لیں۔ یہاں پر جو annexure دیا گیا ہے اس میں releases 100 million and expenditure 100 million, releases 1200 million, expenditure 100 million میں اس کو challenge کرتا ہوں یہ figures بالکل غلط ہیں۔ جناب چیئرمین! میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ یہ question committee کو بھیج دیں، ہم اس کو thoroughly دیکھ لیں کیونکہ اتنے بڑی calculations حساب کتاب، جمع تفریق ہم یہاں نہیں بتا سکتے کہ یہ صحیح ہے۔ آپ مہربانی کر کے کم از کم اس سوال کو committee کو refer کر دیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: وزیر صاحب، کمیٹی کی بات آئی ہے۔

جام کمال خان: اگر honourable Chair اس کو committee میں بھیجنا چاہے کیونکہ یہ ایک dam نہیں ہے، اس میں تقریباً 31 dams کا ذکر ہے۔ آپ بلوچستان کے dams کے حوالے سے خاص کر serial No. 25 پر جو بات کی گئی ہے، وہ phase III کی بات کی جا رہی ہے جو کہ next میں دی جائے گی۔ ایک question related تھا کہ نئے dams کیوں نہیں رکھے گئے۔ اگر آپ list دیکھیں تو already بہت سے ایسے dams pending ہیں، جن کی allocation and releases بہت زیادہ ہیں۔ آج Chair بھی اس بات سے اتفاق کرے گی کہ اس کو کمیٹی میں بھیجا جائے۔

(اس موقع پر سینیٹر احمد حسن صاحب ایوان میں واپس آ گئے)

جناب قائم مقام چیئرمین: اس کو کمیٹی کو بھیج دیتے ہیں۔ جناب احمد حسن صاحب کا سوال رہ گیا تھا، اس کو لے لیتے ہیں۔ احمد حسن صاحب آپ کا سوال تھا۔

*7. Senator Ahmed Hassan: Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) the details of construction of Chakdara Grid Station Project indicating also the estimated cost of the project and the time by which work will be started and completed on the same;

(b) whether land has been acquired for the construction of the said grid station, if so, the details thereof; and

(c) whether tenders have been issued for award of contract for construction of that grid station, if so, the details thereof?

Khawaja Muhammad Asif: (a) A new 220 KV Substation at Chakdara with 2x250 MVA 220/132KV transformers and 220KV Transmission Line of Approximately 85 KM. In Out from Existing 220 KV Mardan Shahi Bagh Transmission Line is to be constructed. Expected completion of Project is December, 2017. Estimated cost of the project is 44 Million US$.

(b) The site for construction of G/Station has been finalized and land acquisition process is in progress. Section-V against the proposed site of 220KV Chakdara Grid Station has already been published in the Gazette of Govt. of KPK and proceedings of Section-VI have been completed and published in Government Gazette of KPK on 17th January, 2014. LAC Peshawar has started proceedings of Section-IX and X of Land Acquisition Act by sending the notices to land owners on Feb., 12, 2014 and process completed on 17-05-2014.

(c) The tenders of the project were published on 23-02-2016 and the opening date was 05-04-2016.

سینیٹر احمد حسن: جناب چیئرمین! سچی بات یہ ہے کہ وزیر صاحب کو حقائق معلوم نہیں ہیں اور تفصیلات کا پتا نہیں ہے۔ سوال یہ ہے کہ اس grid station سے متعلقہ وزیر خواجہ آصف صاحب نے خود 30 دسمبر کو tender کے حوالے سے تمام کاغذات کی تکمیل اور اگلے سال دسمبر تک اس grid station کی تکمیل کا ذکر کیا تھا۔ جناب چیئرمین! اب بتایا جارہا ہے کہ grid station 132KV 2017 میں ہوگا۔ پورے ملاکنڈ ڈویژن میں 1970 سے ایک سارے ملک میں بجلی ہوتی ہے، وہاں نہیں ہوتی۔ اگر اس grid station کی تعمیر کی یہ حالت رہی تو میں ناامید ہوں کہ یہ اگلے بیس سال میں بھی بن سکے۔ شاید ہم زندہ نہ رہیں اور اگر ہمارے بچوں کی قسمت میں ہوا تو وہ اس سے استفادہ کر سکیں گے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔

جام کمال خان: جناب چیئرمین! معزز ممبر شاید اس حوالے سے پہلا سوال refer کروانا چاہ رہے تھے، تفصیلات دینے کی کوشش کی گئی لیکن I am sure ابھی وہ کمیٹی میں discuss ہو گا۔ Question No. 7, basically ایک اور project کے حوالے سے related ہے، جس میں 250 mega watt کے دو transformers transmission تقریباً 132 kv کے transmissions system line کا ہے، 85 کلومیٹر کا ایک فاصلہ ہے، جس میں یہ پورا project کرنا ہے۔ Honourable members کو بھی معلوم ہے کہ اس کے retender and tendering بہت different ہوتے ہیں، components process ہوتا ہے جو گورنمنٹ کے ہاتھ میں ہوتا ہے بلکہ اس کے process کو جو complete کرتا ہے اس سے کبھی کبھی delay بھی ہو جاتا اور کوشش کی جاتی ہے کہ on time ہو ورنہ کچھ processes fulfill نہیں ہوتے تو انہیں retender کیا جاتا ہے۔

انہوں نے جو 2017 کے حوالے سے کہا ہے، جواب میں بھی یہ دیا گیا ہے کہ 2017 project میں complete ہو گا۔ اس کے کچھ key components ہیں، شاید ان کے ذہن میں ہو کہ یہ key components کی progress کہاں تک پہنچی ہے اور کہاں تک نہیں پہنچی ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ land factor کا بہت بڑا reason آتا ہے اور بہت سے جو بجلی کے منصوبے ہیں، transmission کے ہیں یا dams کے منصوبے ہیں اس سلسلے میں گورنمنٹ کا جو land acquiring process ہوتا ہے، اس پر بھی مزید کچھ وقت لگتا ہے اور projects میں delay fighter کا ایک phase time period رکھا جاتا ہے تاکہ اس میں چیزوں کو settle کیا جائے۔ اس پر تھوڑا وقت لگا لیکن basically possession of land اس project میں complete ہو چکا ہے۔ میں نے بتایا کہ اس میں tender different ہے، tender for transmission line material has been awarded اور transmission line کا tender وہ already ہو چکا ہے۔ Grid Station کا جو award ہے that's under way ہے اور اس کے ساتھ ساتھ civil works of transmission line ہے، وہ بھی under award ہے۔ 5th point tender for civil work of grid station ہیں، یہ ایک

transmission line کا تھا اور ایک grid station کا تھا، وہ retendering process کے حوالے سے ہے کیونکہ جو پرانا tender factor تھا اسے contractors complete نہیں کر سکے تو وہ retendering process میں گیا ہے۔

اس طرح کی قباحتیں جو کبھی کبھی land کے حوالے سے retendering میں آجاتی ہیں تو اس سے دو تین چار مہینے کا process delay ہوتا ہے کیونکہ ایک rule follow کرنا پڑتا ہے اور ان projects کے حوالے سے کم از کم دو تین مہینے کا time factor آتا ہے۔ان چیزوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کی detail دی گئی ہے اور expected commissioning time 2017 December کا ہے، ان processes کو complete کرنے کے بعد اس کو انشاء اللہ commission کیا جائے گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی طلحہ محمود صاحب۔

سینیٹر محمد طلحہ محمود: جناب چیئرمین! میں محترم وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ انہوں نے اس کے third part میں لکھا ہے کہ 5 اپریل 2016 کو یہ tender کھلے گا اور آج 14 تاریخ ہو گئی ہے۔ مجھے یہ بتادیں کہ کونسی کمپنی نے win کیا ہے اور 5 اپریل کو کیا ہوا؟

جناب قائم مقام چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔

جام کمال خان: اگر آپ اس کی تفصیل per detail چاہیں گے کیونکہ I also don't have it on board over here کہ کس کمپنی کو award ہوا ہے تو اس کی technical and financial کی دونوں bids کھلیں گی، I will get the information as soon as possible کہ اس کی technical or financial evolution ہوئی ہے یا نہیں ہوئی ہے اور وہ کس کمپنی کو award ہونے کو جا رہی ہے

because hardly a few days have passed to it, that information can be provided to the honourable member.

جناب قائم مقام چیئرمین: احمد حسن صاحب! آپ مزید بولنا چاہتے ہیں؟ جی بولیئے۔

سینیٹر احمد حسن: جناب چیئرمین! میں اسی سوال نمبر 7 پر عرض کرنا چاہتا ہوں۔ سوال نمبر 6 تو آپ نے مہربانی کر کے کمیٹی کو بھیج دیا ہے لیکن اس سلسلے میں یہ عرض کروں گا کہ منسٹر صاحب نے وہ تفصیلات بتائی ہیں جن کا مجھے حرف بہ حرف علم ہے، میں اس project سے گزشتہ دس سال سے منسلک ہوں، اس کی پیش رفت پر مجھے جتنا علم ہے، شاید ان کو بھی نہ ہو۔ میں نے پہلے عرض کیا تھا اور شاید منسٹر صاحب کو برا نہیں لگا ہو گا کہ منسٹر صاحب کو حقائق معلوم نہیں ہیں اور محکمہ جو انہیں provide کر رہا ہے اس میں زمینی حقائق کچھ اور ہیں۔ مجھے ان کی اس تفصیلات پر صرف اکتفا ہی کرنا پڑے گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: وقفہ سوالات کا وقت ختم ہو چکا ہے۔

سینیٹر محمد طلحہ محمود: جناب چیئرمین! میرے دو سوالات کے جوابات نہیں ہیں، انہیں defer کر دیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جن سوالات کے جوابات نہیں آئے انہیں defer کیا جاتا ہے۔ وقفہ سوالات ختم ہو گیا، ایوان میں پیش کیے گئے باقی سوالات اور ان کے جوابات پڑھے ہوئے تصور کیے جاتے ہیں۔

*9. Senator Saleem Mandviwala: Will the Minister for Water and Power be pleased to state the details of the projects for construction and maintenance of dams in the country which were included in PSDP during the last three fiscal years indicating also the amount allocated, released and spent in each case?

Khawaja Muhammad Asif: The details of the projects for construction and maintenance of dams in the country which were included in PSDP during the last three fiscal years alongwith allocation, releases and expenditures is attached as Annex-I.

Annex-I

Rs. In Million

S #	Name of the Project	2012-13			2013-14			2014-15		
		Allocation	Releases	Expenditure	Allocation	Releases	Expenditure	Allocation	Releases	Expenditure
I	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11
1	Diamer Basha Dam (Lot 1-5, WAPDA own resources)	4,022.000	157.132	157.132	5,000.000	1,624.128	1,624.128	3,451.000	[illegible]	1,465.382
2	Diamer Basha Dam (Land)	7,785.000	3,785.000	434.276	27,500.000	27,500.000	16,101.391	15,000.000	15,000.000	2,993.527
3	Mangla Dam Raising Project	5,500.000	3,850.000	4,277.724	3200.000	0.000	282.111	500.000	500.000	128.882
4	Gomal Zam Dam	1800.000 T 800.000 F 1000.000 L	2013.534 T[1] 1613.534 F[2] 400.000 L[3]	3669.252 T 1613.534 F 2055.718 L	2000.000 T 800.000 F 1200.000 L	1774.735 T 574.735 F 1200.000 L	1644.889 T 574.735 F 1070.154 L	1000.000 T 400.000 F 600.000 L	889.475 T 289.475 F 600.000 L	893.155 T 289.475 F 603.680 L
5	Satpara Dam	300.000 T 200.000 F 100.000 L	48.009 T 8.009 F 40.000 L	103.811 T 8.009 F 95.802 L	170.000 T 100.000 F 70.000 L	531.165 T 461.165 F 70.000 L	525.189 T 461.165 F 54 024 L	0.000	0.000	0.000
6	Kurram Tangi Dam	400.000	400.000	108.345	2900.000	100.000	50.854	0.000	0.000	110.779
7	Darwat Dam	1300.000	910.000	2651.776	2300.00	1,600.000	1,346.437	1,000.000	1,000.000	998.302
8	Nai Gaj Dam	2000.000	1400.000	1379.625	2,100.000	1,390.000	1,349.496	1,800.000	1,800.000	1,744.920
9	Naulong Dam	1050.000	1050.000	79.748	2300.000	460.000	81.889	0.000	0.000	29.454
10	Ghabir Dam	500.000	900.000	46.953	750.000	0.000	23.293	0.000	0.000	25.011
11	Bara Dam	50.000	0.000	35.306	50.000	10.000	14.370	0.000	0.000	0.000
12	Darabun Dam	50.000	0.000	0.000	50.000	10.000	0.225	0.000	0.000	0.000
13	Pelar Dam	50.000	0.000	0.000	50.000	10.000	5.502	0.000	0.000	0.000
14	Winder Dam	300.000	0.000	35.015	50.000	0.000	27.448	0.000	0.000	44.186
15	Construction of Mohra Sharu Dam Rawalpindi.	50.000	50.00	50.000	502.95	0.00	0.000	160.000	160.00	160.000

[1] Total
[2] Foreign
[3] Local

16	Construction of Mujahid Dam Rawalpindi.	50.000	50.00	50.000	462.183	0.00	0.000	234.400	234.40	234.400
17	Construction of Small Storage Dams, Delay Action Dams, Retention Weirs & ISSO Barriers in Sindh.	1190.000	556.000	556.000	2000.000	1300.00	1300.00	639.730	639.730	639.730
18	Construction of 20 Nos Small Dams in KPK.	500.000	400.000	400.000	600.000	240.00	240.00	422.541	422.541	422.541
19	Construction of Palai / Kundal / Samam Dams, Khyber Pakhtunkhwa	400.000	160.000	160.000	500.000	500.000	500.000	80.000	80.00	80.000
20	Construction of 8 Nos small/medium dam in KPK. Un approved	50.000	0.000	0.000	5.000	0.000	0.000	0.000	0.00	0.000
21	Construction of small dams at Toreswary Hangu. Unapproved	10.000	0.000	0.000	180.000	0.00	0.000	0.000	0.00	0.000
22	Construction of Small Dams in District Mansehra, Khyber Pakhtunkhwa Un approved	0.000	0.000	0.000	0.00	0.00	0.00	150.000	0.00	0.000
23	Construction of 100 Delay Action Dam in Balochistan (Package-I, 20 Small Dams)	520.000	364.000	364.000	50.00	50.00	50.00	100.000	100.00	100.000
24	Construction of 100 Delay Action Dam in Balochistan (Package-II, 26 Small Dams)	700.000	490.000	490.000	450.00	450.00	450.00	1200.000	1200.00	1200.000
25	Construction of 100 small dams in Balochistan(Package-III, 10 Dams)	0.000	0.000	0.000	0.000	0.00	0.00	2.700	0.00	0.000

	Unapproved									
26	Construction of Basool Dam, Tehsil Ormara, District Gawadar Unapproved	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	5.000	0.00	0.000
27	Construction of Delay Action Dams Ground Water Recharge of Pishin, Quetta, Mastung&Mangocher	335.000	234.500	234.500	20.000	8.00	8.00	0.000	0.00	0.000
28	Reconstruction of ShadiKour Dam, District Gwadar	1100.000	715.000	715.000	1083.490	1083.490	1083.490	2485.000	2485.000	2485.000
29	Rehabilitation/Reconstr uction of Akra kaur dam	100.000	65.000	65.000	186.000	86.800	86.00	204.000	204.00	204.000
30	Reconstruction of Bolan Dam District Kachhi, Balochistan	10.000	4.000	4.000	100.000	40.000	40.000	0.000	0.00	0.000
31	Tolwar / Batezai Storage Dam , District	1000.000	700.000	700.000	500.000	500.00	500.00	280.000	280.00	280.000
	Total	31,122.000	17,702.175	16,767.461	55,059.623	37,800.522	27,334.712	28,714.371	25,152.278	14,239.269

*10. Senator Najma Hameed: Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) the quantum of electricity being generated from Tarbela dam on daily basis at present;
(b) the number of projects for expansion of the said dam completed so far; and
(c) the number of ongoing projects for the expansion of that dam?

Khawaja Muhammad Asif: (a) The quantum of electricity being generated from Tarbela during the last ten days is as follows:

Date	Generation (Million KWH)
21-03-2016	6.890
22-03-2016	8.790
23-03-2016	8.380
24-03-2016	8.470
25-03-2016	7.880
26-03-2016	7.720
27-03-2016	7.250
28-03-2016	8.830
29-03-2016	10.640
30-03-2016	10.810

(b) No project for expansion of Tarbela Dam has been completed so far.

(c) Two hydropower projects (Tarbela 4th and 5th Extension) for the expansion of Tarbela Dam are

under implementation. Tarbela 4th Extension project is expected to be completed towards the end of 2017.

*13. Senator Samina Abid:Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the capacity of water storage of Tarbela Dam has been decreased due to inflow of soil and sand;

(b) whether it is also a fact that a survey has been conducted to remove the soil and raise the level of that Dam, if so, the present status of the project; and

(c) the steps being taken by the Government to stop the inflow of soil in the said dam?

Khawaja Muhammad Asif: (a) It is a fact that the water storage capacity of Tarbela Dam has reduced due to silting. Hydrographic survey 2015 reveals that the gross and live storage capacities of Tarbela reservoir since its first impounding have reduced from 11.616 MAF to 7.271 MAF (37%) and 9.692 MAF to 6.328 MAF (35%), respectively.

(b) Sedimentation study was conducted in the year 2013 to study the techno-economic viability of evacuation of sediments deposited in Tarbela reservoir since its construction. The conclusion of the study is as under:

- Sediment flushing is technically difficult and uneconomical with a negative rate of return.
- The flush will impact on the downstream river system, increase the sediment load entering the canals, changing the bed levels in the river channel and necessitating additional sluicing to clear the canal head regulator pockets. At Chashma, there may

be head loss into the power station and increased sediment load will pass through the turbines which would potentially damaging.

- Loss of electricity generation at Tarbela and Ghazi Barotha Projects and loss of water storage for irrigation purpose at Chashma Barrage.

(c) Inflow of soil/sediments is a natural phenomenon and cannot be prevented, however, the construction of upstream storage and Watershed Management can reduce the sediment inflow.

In principle, sediment inflows can be reduced either by catchment management or by the construction of check dams. In the upper catchment of Indus, which forms 94% of the total area, the run-off is dominated by snow melt from the Himalayan and Karakoram ranges and it is considered impractical to implement catchment management measures over such an inaccessible and extensive area. In the lower catchment, which forms only 60% of the total, various measures have already been undertaken. To be effective over a considerable period, check dam(s) would require a storage volume approaching Tarbela itself to contain the average sediment inflow of 150,000,000 M^3. The only dam impounding such a volume that has been identified is Diamer Basha Dam. The effect of Basha on the sedimentation of Tarbela has been investigated. It is estimated that life of Tarbela will increase by 35 years on the construction of Diamer Basha Dam.

*15. Senator Chaudhary Tanvir Khan: Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state:

(a) the details of material purchased for repairing and maintenance of gas pipelines and meters in the country during the last five years with district-wise break up; and

(b) the details of the said material utilized during the last one year with district-wise break up?

Mr. Shahid Khaqan Abbasi: (a) SNGPL maintains data of all the regions on overall planning basis instead of District-wise. The detail of material purchased for repairing and maintenance of gas pipelines and meters in the country during the last five years is attached as Annex-A.

SSGC controls its Repair and Maintenance expense through the stores stock. Purchase of all consumable items whether it is of capital nature or revenue nature are first taken into store account. Thereafter on the basis of requisition / its consumption requirement are met by issuing from the store stock and charged to respective accounts. (i.e. according to Capital and Revenue Job nature). Enclosed Schedule (Annex-B) gives an idea of consumption pattern through store issuance against repair and maintenance jobs for the last five years.

The requisite details as provided by SNGPL and SSGCL are given at Annex-C and Annex-D which again cannot be annotated in District-wise order.

(Annexures have been placed on the Table of the House as well as Library.)

*18. Senator Muhammad Talha Mehmood: Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) the acreage of land acquired for the construction of Diamir Basha dam so for

indicating also the acreage of land further to be acquired for the same; and

(b) the date by which work on that dam will be started and completed?

Khawaja Muhammad Asif: (a) The acreage of the land acquired and remaining land to be acquired for Diamer Basha Dam is given as under:—

	Gilgit Baltistan			Khyber Pakhtunkhwa		
Total	Acquired	Remaining	Total	Acquired	Remaining	
Private Land (acres)	17,918	10,093	7,825	439	162	277
Govt. Land (free of cost)	18,073	17,214	859	989	-	989
Total:	35,991	27,307	8,684	1,428	162	1,266

(b) PC-I of Diamer Basha Dam Project was approved by ECNEC on 20 August 2009 at a total cost of Rs. 894,257.00 million including land acquisition and re-settlement through PSDP funding. As per approved PC-I implementation of the project is as follows:

- Pre-construction period 2009-2011 (02 years)
- Construction period 2011-2020 (09 years)
- Post construction period 2020-2021 (01 year)

Pre-construction activities

Land acquisition is in progress through PSDP funding. Sufficient funds are being provided by GoP

Construction of infrastructure/ preliminary works of Diamer Basha Dam Project i.e. Project Colony at Thor Valley, Composite Model Village-II at Harpan

Das and KKH Bypass are in progress through PSDP funding.

Main Dam Construction

Construction work on main Dam has not been started since approval of PC-I due to non-commitment of funds from donor agencies.

Government of Pakistan is consistently pursuing for arrangement of funds from donor agencies/ International Financing Agencies.

Construction work on main dam will be started on arrangement of funds. It will take 09 years to complete.

However, preliminary works are in progress. These works include:—

- Construction of Project Colony at Thor
- Composite Model Village in Harpan Das
- Construction of relocated KKH section from Shatial to Thor.

*19. Senator Mohammad Azam Khan Swati: Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to establish / develop city gas distribution networks in more areas and cities in the near future, if so, the details thereof with province-wise break up?

Mr. Shahid Khaqan Abbasi: There is no new proposal under consideration to establish/develop city gas distribution networks in more area and cities in the near future due to following reasons:—

- Shortage of gas.
- Moratorium imposed by the Cabinet and by the than Prime Minister.

*20. Senator Mohammad Azam Khan Swati: Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) the details of the ongoing Small Hydro Power (SHP) projects in the country with province-wise break up;
(b) the amount provided to each province for the said project during the last three fiscal years;
(c) the policy/procedure laid down for participation of private sector in SHP projects;
(d) the number of the said projects completed with the participation of private sector during that period with province-wise break up; and
(e) whether the Government has made any assessment on the impacts of the said policy, if so, the details thereof?

Khawaja Muhammad Asif: (a) The Small Hydro Power (SHP) Projects come under the domain of Provincial Governments. Provinces have been asked to share data in this regard and the same will be submitted on the next ROTA day of Ministry of Water and Power.

(b) The Federal Government has not allocated any funds to the provinces for undertaking small hydropower projects.

(c) At Federal level, the Government of Pakistan announced Policy for Development of Renewable Energy for Power Generation, 2006 (RE Policy). The RE Policy lays down the procedure for the private sector to undertake commercial SHP projects

on IPP mode. A copy of the RE Policy is attached herewith at Annex-I.

In addition to above, Provincial Governments have also framed their policies for undertaking SHP projects through private sector participation.

(d) Provinces have been asked to share data in this regard and the same will be submitted on the next ROTA day of Ministry of Water and Power.

(e) Provinces have been asked for updates in this regard and the same will be submitted on the next ROTA day of Ministry of Water and Power.

(Annexures have been placed on the Table of the House as well as Library.)

*21. Senator Nauman Wazir Khattak: Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether it is a fact that as per CPPA (Central Power Purchasing Agency), the cost of electricity supplied to DISCOs in December 2015 was Rs. 5.45 per unit but the consumers in B-3 were charged at Rs. 18 per unit (peak hours), if so, the reasons thereof?

Khawaja Muhammad Asif:

(i) The power tariff is determined by NEPRA for each DISCO on company's revenue requirement to ensure smooth running of the company's normal operation, after public hearing and interaction with all stakeholders and it is implemented after notification by GoP. In this regad, consumer-end tariff is designed in a manner to enable the company to recover its power purchased price comprising on generation cost and transmission cost alongwith company's own operation cost like salary, wages, operation and

maintenance etc; Govt. of Pakistan notified the tariff for different categories having different rates. The schedule of electricity tariff for industrial consumers (B-3) is as under as determined by NEPRA.

B-3 Industrial Consumer end Tariff

Fixed charges (Rs. per KW)	Off Peak Hours (20 hrs) (Rs. per kWh)	Peak Hours (4 hrs) (Rs. per kWh)
380	12.20	18.00

(ii) Govt. of Pakistan has notified the relief package for the industrial consumers of all DISCOs with rebate Rs. 3/kWh w.e.f. 1st Jan. 2016 after giving relief to the industrial consumers B-3 tariff as under:—

After relief B-3 Industrial Consumer end Tariff

Fixed charges (Rs. per KW)	Off Peak Hours (20 hrs) (Rs. per kWh)	Peak Hours (4 hrs) (Rs. per kWh)
380	9.20	15.00

Further monthly averaged fuel price adjustment of averaged Rs.-3/Kwh is passed on to consumer which reduces the effective tariff. The average rate charged to DISCOs in Dec. 2015 was Rs. 9.626/kWh. The rate Rs. 5.45 is the only fuel Cost Component (FCC rate) not the Tariff rate determined by NEPRA/ approved by GoP.

*22. Senator Nauman Wazir Khattak: Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the Government has paid an extra amount of Rs. 595 million to Independent Power Producer (IPP) companies of Saif, Orient, Sapphire and Hoalmore which run on diesel and having tariff rate of Rs. 11.67 per unit, if so, the reasons thereof; and

(b) whether it is also a fact that Jamshoro unit 1 having tariff of Rs. 5.6 per unit and Hubco Narowal with a tariff rate of 5.77 per unit were running on 25% and 48% respectively of their total capacity, if so, the reasons thereof?

Khawaja Muhammad Asif: (a) Power Plants of Saif, Orient, Sapphire and Halmore IPPs can be run on either Gas or Diesel whereas equipment for Furnace Oil Burning is not installed at these IPPs. These IPPs were run on Diesel due to non-availability of Gas in order to meet System Load Demand and to curtail load shedding of electricity within limits.

It is worth mentioning that all Generating Units are run as per their position in Merit Order and no discrimination or negligence is made in this regard and no extra payment is made.

(b) Jamshoro Unit-I and Hubco Narowal, both were operated as per Merit Order and no negligence has been made.

The fact is that Jamshoro Unit-I was running at 125 MW instead of 180 MW (present/derated capacity) due to choking/fouling of its Condenser Tubes in March, 2016. In order to rectify this problem,

it was Shut down at 2213 Hrs. on 28-3-2016 for 10 days on the request of CEO TPS Jamshoro.

*23. Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi:

Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state the steps being taken by the Government to complete the Iran-Pakistan Gas Pipeline project?

Mr. Shahid Khaqan Abbasi: The Government of Pakistan is pursuing implementation of the Iran Pakistan Gas Pipeline Project and in this regard has adopted the Alternative Strategy approved by the ECC of the Cabinet on 2nd October, 2014.

The Alternative Strategy was shared with Iran during meeting between the Petroleum Ministers from both sides in October, 2014, Accordingly, a draft amendment in the GSPA was also shared with Iran to revise the timelines for completion of the Project. It is pertinent to mention here that Iranian side has not completed its part of gas pipeline.

*24. Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Will the Minister for Water and Power be pleased to state the steps being taken by the Government to control water scarcity in the country in future?

Khawaja Muhammad Asif: Pakistan is located in a semiarid to arid region where rainfall is highly deficient and does not match the crop requirements. In most plain areas of the country it is less than 500 mm and is unevenly distributed over the year. Agriculture of country is mostly dependent on Canals through the network of irrigation called Indus Basin Irrigation System (IBIS).

Two multipurpose dams, Mangla (Live Storage 7.406 MAF) and Tarbela (Live Storage 6.434 MAF) were constructed to regulate and supplement flows in irrigation network to sustain Pakistan's agriculture. These dams are primarily operated according to irrigation requirements of the country while inexpensive hydroelectricity is produced as a byproduct. The impact on the economic growth of the country reveals that sustainability in the economy of country is only possible by building large multi-purpose dams for storage to regulate flows for irrigation and hydropower.

At present, Pakistan has a marginal storage capacity of about 10% of total waters i.e. 14 MAF out of annually available 137 MAF against the minimum threshold set by international water experts as 30% percent.

If new dams are not constructed in the country, following adverse situation may arise:

- Shortage of water for irrigation /agriculture in Rabi season under norttlat or wet year mid acute shortage of water in both Kharif and Rabi seasons during drought (less water flows) years.
- Shortage of cheap hydropower and extensive electricity load-shedding.
- Significant reduction in replenishment of groundwater aquifers due to less availability of surface waters and recharge.
- Shortage of urban supplies (domestic and industrial) where dependence is on surface waters like Islamabad, Karachi, Hyderabad, etc.

- Flood risks

To cater for the above situation, Federal Government is working on a plan (prepared through WAPDA) to construct new dams in the country. The detail of projects under construction, ready for construction and under planning is as under:—

Sr. No.	Project Name	Location	Live Storage (MAF)	Status
UNDER IMPLEMENTATION PROJECTS				
1.	Darawat Dam	Nai Baran river in Thatta	0.087	Substantially completed.
2.	Nai Gaj Dam	Gaj river North-West of Dadu City in Sindh	0.160	44.92 % completed.
3.	Kurram Tangi Dam	Kurram river in North Waziristan Agency - KP	0.90	Procurement process of Stage-I (Kaitu Weir Irrigation and Power) of Kurram Tangi Dam Project is under progress

4.	Naulong Dam	Mula river at Sunt, Balochistan	0.200	Foreign funding is being explored
5.	Diamer Basha Dam	Indus River Near Chilas	6.40	• PC-1 amounting to Rs. 894.257 billion approved on 20.08.2009. • Project preparatory works at site are in progress. • Financing for main works is being arranged by Govt. of Pakistan.
		Sub Total	7.747	
READY FOR IMPLEMENTATION PROJECTS				
1.	Pelar Dam	Nal River, District Awaran – Balochistan.	0.049	• Ready for construction on EPC basis.
2.	Papin Dam	Soan River, South West of Rawat Town in Distt: Rawalpindi	0.032	• Ready for construction on EPC basis. • Approval of revised PC-I under process
3.	Winder Dam	Winder River, District Lasbela Balochistan	0.036	• Approval of revised PC-I under process
4.	Garuk Dam	Garuk River, South East of District Kharan – Balochistan	0.025	• Ready for construction on EPC basis.
5.	Kalabagh Dam	Indus River	6.1	• Implementation / construction work on project can only be started after achieving national consensus
		Sub Total	6.242	
UNDER PLANNING PROJECTS				
1.	Hingol Dam	Hingol River, Lasbela, District of Balochistan	0.521	• Under Detailed Engineering Design.
2.	Shyok Dam	Shyok River, Skardu Gilgit-Baltistan	5.40	• PC-II amounting to Rs. 159.583 Million approved by CDWP on 28.10.2013. • Desk Study for Feasibility study is under progress.
3.	Mohmand (Munda) Dam	Swat River, Mohmand Agency (FATA)	0.676	Detailed Engineering Design is in progress through AFD soft loan.

4.	Tank Zam Dam	Tank Zam River near Hinis Tangi, D.I.Khan – KPK	0.289	• Under Detailed Engineering Design.
5.	Bara Dam	Bara River, Khyber Agency, FATA.	0.062	• Detailed Engineering Design under finalization.
6	Chiniot Dam	On River Chenab, between Chiniot and Chenab Nagar	1.0	• PC-II amounting to Rs. 146.33 million approved by CDWP on 04.3.2015.
		Sub Total	13.948	
		Grand Total	27.937	

*26. Senator Sirajul Haq: Will the Minister for Law and Justice be pleased to state the steps taken by the Government to implement Article 227 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan during the last three years?

Mr. Zahid Hamid: Last three annual reports of the Council of Islamic Ideology (CII) for the years 2009-10, 2010-11 and 2011-12 were laid before the Senate during its sitting on 06-05-2015 and before the National Assembly on 03-08-2015. Reports for the years 2012-13 and 2013-14 are currently being processed by CII for introduction in Parliament.

Under Article 230(4) of the Constitution the Islamic Council shall submit its final report within seven years of its appointment and annual interim reports. The final/interim report shall be laid before both Houses and each Provincial Assembly within six months of its receipt and Parliament or the Provincial Assembly, as the case may be, shall consider the same and shall enact laws in respect thereof within a period of two years of the final report.

*27. Senator Chaudhary Tanvir Khan: Will the Minister for Water and Power be pleased to state the

details of action taken by the Islamabad Electric Supply Company (IESCO) against the persons involved in theft of electricity during the last three years indicating also the number of persons who have been fined or awarded other punishments?

Khawaja Muhammad Asif: The details of action taken by the Islamabad Electric Supply Company against the persons involved in theft of electricity during the last three years is attached Annex-A.

(Rs. in Million)

Period	No. of complaints registered (PR)	No of Arrested Persons		Court Cases	Decided Cases/ Punishment	Units detected (in Million)	Amount Charged (in Million)	Amount Recovered (in Million)	Amount Balance (in Million)
		Employees	G. Public						
2012-13	[illegible]	-	-	64	02	[illegible]	[illegible]	[illegible]	0.127
2013-14	[illegible]	-	-	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
2014-15	97	-	-	[illegible]	12	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
2015 to date	[illegible]	-	-	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
IESCO Total	821	-	-	211	54	18.701	[illegible]	192.477	7.497

*28. Senator Mohsin Aziz: Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) the return on investment (ROI) and rate of return (ROR) being offered by the Government on investment in Hydel, Coal, Gas, Solar and Wind based power projects in the country;
(b) the ROI and ROR being offered for the coal based power projects in Port Qasim, Karachi, Tharparkar, Sindh and in Punjab separately; and
(c) whether the said projects are based on new machinery and technology or on the used machinery and old technology?

Reply not received. The Ministry of Water and Power has transferred the question to Cabinet Division. However, the Cabinet Division has not sent acceptance for the question so far.

*29. Senator Sirajul Haq: Will the Minister for Law and Justice be pleased to state whether it is a fact that the Supreme Court of Pakistan has declared consultation with Chief Justice of Pakistan mandatory for the appointment of Chairman NAB in its various decisions, if so, the steps taken by the Government for implementation of the same?

Mr. Zahid Hamid: The Supreme Court of Pakistan in a case reported as Nisar Ali Khan v. Federation of Pakistan [PLD 2013 SC 568 at PAGE 588] has decided the issue in the following words:—

"Hon'ble Chief Justice of Pakistan does not figure in the provisions of section 6(b)(i) of the National Accountability Ordinance, 1999 as a consultee and that this Court has no jurisdiction to add a consultee to the process of appointment of a

Chairman, National Accountability Bureau where the relevant law did not make him so. We have found all such submissions to be missing the point. It goes without saying that a suggestion or a recommendation made by this Court in the judgement though entitled to due respect, deference and consideration, does not travel beyond a suggestion or a recommendation and it does not by itself assume the status of law. By its nature and form a suggestion or a recommendation is simply what it is, nothing more and nothing less.".

In light of the above, consultation is not mandatory.

*30. Senator Muhammad Talha Mehmood: Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state whether it is a fact that a pipeline is being laid from Gwadar to Nawab Shah, if so, the proposed length, estimated cost, present status of laying and purpose for which the same is being laid?

Mr. Shahid Khaqan Abbasi: The Government of Pakistan is pursuing Gwadar to Nawabshah Gas Pipeline Project. The proposed length of the project is 700 km. The estimated cost of the project is US$ 1.6 billion. Presently, Government of Pakistan has signed Framework Agreement with China on 20th April, 2015 to implement the Project. Chinese nominated company (CPP) has submitted its techno-commercial proposal on 30th September, 2015, which is currently under evaluation. International Consultant has evaluated the Technical Proposal and declared CPP technically qualified. The Price Proposal has been opened and is under process. This pipeline will carry

gas from the proposed LNG Terminal at Gwadar to Nawab Shah.

*31. Senator Syed Shibli Faraz: Will the Minister for Parliamentary Affairs be pleased to state:

(a) the procedure laid down for nomination/ appointment of Observers in Elections by the Election Commission of Pakistan; and

(b) the names of persons nominated/ appointed as observers during the Local Government Elections in Islamabad in 2015?

Sheikh Aftab Ahmed: (a) The procedure laid down for nomination/ appointment of observers in elections by the Election Commission of Pakistan is as under:

DOMESTIC OBSERVERS:

1. The Domestic Observers directly forwards an application to the Election Commission of Pakistan for accreditation cards for specific Polling Stations/event.
2. With these applications, it is mandatory to attach affidavits of security clearance, copies of CNICs, Complete addresses and Contact Numbers of all the observers. The applications are then, examined/processed as per a Standard Operating Procedure (SOP) and placed before the Competent Authority for approval.

INTERNATIONAL OBSERVERS:

3. The International observers' mission apply to the ministry of Foreign Affairs through their Embassies. The Ministry of Foreign Affairs, after fulfillment of all codal

formalities, send the cases to the Ministry of Interior for security clearance.

4 After completion of due process, the observers approach the Election Commission of Pakistan for accreditation cards with the requisite documents like VISA, Security clearance, Passports, etc. through Standard Operating Procedure (SOP) for International Observers.

(b) A total number of 120 accreditation cards were issued to the representatives of Domestic observers and International Observers to observe the election process of Local Government Elections held in Federal Capital Islamabad.

*32. Senator Rahila Magsi: Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) the details of hydel/hydropower projects being constructed by the Government at present indicating also the time by which the same will be completed;

(b) the details of the laid projects being constructed on Build, Own, Operate and Transfer (BOOT) basis indicating also the time by which the same will be completed;

(c) the names and locations of the said projects being constructed by the private sector in the country at present; and

(d) whether there is any proposal under consideration of the Government to launch more such projects particularly on Public-Private partnership basis in the country, if so, the details thereof?

Khawaja Muhammad Asif: (a) The details of hydropower projects being constructed by WAPDA are as under:—

Sr.No.	Name of Project	Installed Capacity (MW)	Completion date	Status
1.	Neelum Jhelum HEP	969	December 2017	Upto date physical progress is 79.5%
2.	Tarbela 4th Extension	1,410	October 2017	Upto date physical progress is 52.67%.
3.	Golen Gol HPP	108	August 2017	Upto date physical progress is 37.19%
4.	Dasu HPP (Stage-I)	2,160	March 2020	• Preparatory works are in progress. • Construction activities on relocation of KKH-01 and Right Bank Access Road are in progress. • Construction activities on 132 KV Transmission Line from Dubair HPP to Dasu are in progress. • Bidding Documents for Main Works (MW-01 & MW-02) have been issued to prequalified contractors. Lase date of bid submission is May 12, 2016.
5.	Kurram Tangi Dam (Stage-I) (Kaitu Weir & Affiliated Structures)	18.9 (Stage-I)	33 months after commencement	Letter of acceptance (LOA) issued to M/s FWO-DESCON JV on 21.03.2016
6.	Diamer Basha Dam	4,501	9 years after commencement	• PC-I amounting to Rs. 894.257 • billion approved on

				20.08.2009. • Project preparatory works at site are in progress. • Financing for main works is being arranged by Govt. of Pakistan.
7.	Keyal Khwar HPP	128	04 Years after commencement	• Preparatory works are in progress. • Contract KKHPP-02 (Civil Works) awarded. • Tendering for Contract KKHPP-03 E&M Works) in process.
8.	Harpo HPP	34.5	December 2019	• PC-I approved on 28.03.2014. • Hiring of Consultants is in process.
9.	Tarbela 5th Extension	1,410	5 years	• PC-I approved by ECNEC on 17.02.2016. • Evaluation of Pre-qualification applicants for Civil and E&M Works is under process. • Hiring of Consultants for Construction Supervision and Contract Administration is under process.

(b) At present, Private Power Infrastructure Board (PPIB) is handling sixteen (16) hydropower projects having cumulative power generation capacity of 6,339 MW for development in private sector under Policy for Power Generation Projects 2002. Names and locations alongwith expected date of completion are placed at (Annex-I).

(c) The hydropower projects on Public-private Partnership being launched by Private Power Infrastructure Board (PPIB) are attached as (Annex-I).

(d) Further, following projects are being launched on Public Private Partnership basis by WAPDA:

Sr. No.	Name of Project	Installed Capacity (MW)	Status
1.	Lower Spat Gah HPP	496	- PC-I is under process with Planning Commission.
2.	Lower Palas Valley HPP	665	- PC-I is under process with Planning Commission. - WAPDA has initiated the process for finding new Private Sectors Sponsor.

Annex-I

LIST OF UPCOMING HYDRO IPPs

Sr. No.	Name of the Project	Project Company Sponsors	Location	Fuel	Gross Capacity (MW)
A: PROJECTS UNDER CONSTRUCTION					
1	Fahad Hydropower Project	Star Power Limited, (K-Water & Daewoo) Korea	Kunhar River, KP/AJK	Hydel	147
B: PROJECTS UNDER FINANCIAL CLOSING					
2	Gulpur Hydropower Project	Mira Power Ltd. (KOSEP, DAELIM, LOTTE) Korea	Poonch River/Gulpur, AJK	Hydel	102
C: PRIORITY PROJECTS PROCESSED UNDER CHINA PAKISTAN ECONOMIC CORRIDOR					
3	Suki Kinari Hydropower Project	SK Hydro Pvt. Ltd. (Al Jomaiah Holding LLC Saudi Arabia & Hassan Khan & Co. Pakistan)	Kunhar River/ Mansehra, KP	Hydel	870
4	Karot Hydropower Project	Karot Power Company (Pvt) Ltd. (China Three Gorges Corporation (CTGC), ATL)	Jehlum River, Dist. Rawalpindi Punjab	Hydel	720
D: ACTIVELY PROMOTED PROJECTS UNDER CHINA PAKISTAN ECONOMIC CORRIDOR					
5	Kohala Hydropower Project	CWE Investment/ China Three Gorges Corp., China	Jehlum River/Kohala, AJK	Hydel	1100
E: PROJECTS UNDER LOS / TARIFF DETERMINATION / NEGOTIATION					
6	Sehra Hydropower Project	Faras Energy & Water Project, Iran	Poonch River, AJK	Hydel	[illegible]
7	Azad Pattan Hydropower Project	Alamgir Power Pvt. Limited, Pakistan	Jehlum River/Bathnoil, AJK	Hydel	640
8	Chakothi-Hattian Hydropower Project	Suhail Jute Mills Ltd., Pakistan	Muzaffarabad, AJK	Hydel	500

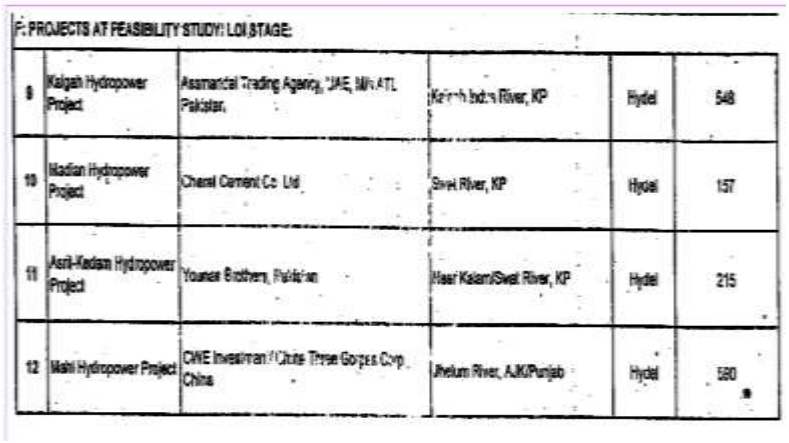

F: PROJECTS AT FEASIBILITY STUDY/ LOI STAGE:

9	Kaigah Hydropower Project	Asiametal Trading Agency, UAE, M/s ATL Pakistan,	Kaigah Indus River, KP	Hydel	548
10	Madian Hydropower Project	Cherat Cement Co. Ltd.	Swat River, KP	Hydel	157
11	Asrit-Kedam Hydropower Project	Younas Brothers, Pakistan	Asrit Kalam/Swat River, KP	Hydel	215
12	Mahl Hydropower Project	CWE Investment / China Three Gorges Corp. China	Jhelum River, AJK/Punjab	Hydel	520

G: PROJECTS AT ADVERTISEMENT/ PROPOSAL STAGE:

13	Rajdhani Hydropower Project	-	Poonch River, AJK	Hydel	132
14	Athmuqam Hydropower Project	-	Neelum River, AJK	Hydel	350
15	Turtonas-Uzghor Hydropower Project	-	Golen Bol River, Chitral Valley KP	Hydel	58
16	Neckeherdm-Paur Hydropower Project	-	YarKun River, Chitral Valley KP	Hydel	80
			TOTAL (MW)		
			6,339		

*Question No. 33. Senator Rahila Magsi: Will the Minister for Human Rights be pleased to state:

(a) the details of legislation / policies made by the Government for protection of rights of marginalized sections of the society particularly the women and children since July, 2013; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to amend the Criminal Code of Procedure in consultation with the Provincial Governments in order to lay down equal

punishment for the crimes against the said sections in the whole country?

Minister for Human Rights: (a) Consequent upon the 18th Constitutional Amendment, the subjects of women and children stand devolved to the provinces. At the Federal level, the subject pertains to Ministry of Human Rights. The Legislation made for the protection of rights of women by provincial governments since July 2013 is as follows:

(i) Domestic Violence (Prevention and Protection) Act, 2013 by Government of Sindh.
(ii) Elimination of Custom of Ghag Act 2013 enacted by Government of KPK.
(iii) Punjab Commission on the Status of Women Act 2014.
(iv) The Balochistan Domestic Violence (Prevention and Protection) Act, 2014.
(v) KPK Deserving Widows and Special Persons Foundation Act, 2014.
(vi) The Punjab Fair Representation of Women Act, 2014.
(vii) Hindu Marriage Act, 2016 by Government of Sindh.
(viii) The Punjab Protection of Women Against Violence Bil1,2015.

Laws introduced in the Parliament for the protection of women from harassment by the Federal Government are following:

(i) Protection against Harassment of Women at Workplace (Amendment) Bill, 2014.

(ii) Hindu Marriage Bill, 2015 (Passed by National Assembly's Standing Committee on Law, Justice and Human Rights.
(iii) Anti-Rape Laws (Criminal Laws Amendment) Bill, 2013.
(iv) Anti Honour Killing Laws (Criminal Laws Amendment) Bill, 2014

Legislative efforts for welfare of children are as under:

(i) Criminal Law (Second Amendment) Act,2016.
(ii) Draft National Commission on the Rights of the Child Bil1, 2015.
(iii) Draft Child Protection 1CT Bill, 2016.
(iv) Punjab Marriage Restraint (Amendment) Act, 2015.
(v) Punjab Prohibition of Child Labour at Brick Kilins Ordinance, 2016.
(vi) Sindh Child Marriage Restraint Act, 2013.
(vii) Khyber Pakhtunkhwa Elimination of Custom of Ghag Act, 2013.
(viii) The Khyber Pakhtunkhwa Prohibition of Employment of Children Act, 2015.

The detail of children related legislations is provided at Annex-I.

(b) There is no such proposal under consideration of this Ministry. However, Ministry of Interior has been requested to intimate on any such proposal. Their response is awaited.

Annex-I

Brief on

Legislation/policies for protection of Rights of Children since July, 2013

The Federal and Provincial Governments have undertaken following measures for protection of the rights of child since July, 2013.

Criminal Law (Second Amendment) Act, 2016

To protect children from violence, abuse and exploitation, the Criminal Law Amendment Act, 2015 has recently been enacted. The section 82 and 83 of the Pakistan Penal Code have been amended.The minimum age of criminal responsibility has been raised from 7 years to 10 years, and the upper age limit from 12 to 14 years. New sections have been inserted in the PPC which provide for the (i) protection of children from cruel treatment; the act of exposing children to obscene and sexually explicit material has been criminalized with punishment; it criminalizes child pornography and proposes punishments. It also provides for punishments for internal trafficking of human beings.

Draft National Commission on the Rights of the Child Bil1, 2015

In order to effectively supervise, coordinate & monitor implementation of the United Nations Convention on the Rights of the Child and to set up uniform standards in child rights, the Ministry of Human Rights has drafted a Bill called, “National Commission on the Rights of the Child ”.The Bill provides for examining international instruments and undertake periodical review of existing policies and programs on child rights and make recommendations for their effective implementation in the best interest of children. The Commission will advise the Federal Government to sign, ratify or accede to any such proposed international treaty, protocol, etc. While inquiring into complaints of violations of child rights

may call for information or report from the Federal Government, civil society organizations and autonomous or concerned bodies. The Bill has been introduced in the National Assembly and is under consideration of the Standing Committee on Law and Justice.

Draft Child Protection ICT Bill, 2016

The Islamabad Capital Territory (ICT) Child Protection Bill, 2016 has been drafted in consultation with relevant stakeholders.The Bill aims at providing protection and care to children in Islamabad Capital Territory from all forms of physical or mental violence, injury, neglect, maltreatment, exploitation and abuse. The Bill also aims at providing alternate care to unattended children such as orphans, children with unknown parentage, abandoned, neglected or homeless children. It provides for establishment of a Child Protection Advisory Board to advise the Government on matters relating to policy, legislation and implementation of the rights of the child. The Bill further provides for establishment of child protection institutions to look after children in need of protection and care and to receive reports and assess and maintain record of such children. The enactment of the proposed Bill will provide a protective and enabling environment for the children of ICT. A mechanism will be put in place at ICT level to protect the rights of the children and provide safeguards for vulnerable children. A Summary has submitted to the Prime Minister seeking approval for its introduction in the National Assembly.

Punjab Marriage Restraint (Amendment) Act, 2015

The Punjab Government has promulgated the Punjab Marriage Restraint (Amendment) Act, 2015. According to the Act, if a boy is below 18 and girl is below l6, it would be an offence punishable with imprisonment which may extend to 6 months and fine of fifty thousand rupees.

Punjab Prohibition of Child Labour at Brick Kilins Ordinance, 2016

The Government of Punjab has also enacted the Punjab Prohibition of Child Labour at Brick Kilins Ordinance, 2016 considering it necessary to prohibit children, below 18, employment at hazard work place.

Sindh Child Marriage Restraint Act, 2013

The Sindh Assembly has enacted the Child Marriage Restraint Act 2013, which declares marriage below the age of 18 years punishable by law. According to the new Act, in cases of underage marriage, the parents of bride and groom can all be sentenced to three years in prison and can be fined with Rs.45,000/-. The said Act has classified the offence as cognizable, non-bailable and non-compoundable.

Khyber Pakhtunkhwa Elimination of Custom of Ghag Act, 2013

Under the said Act, the customary practice under the name of Ghag whereby a male person forcefully demands or claims the hand of a women without her own or her parents' or wail's consent has been made an offence punishable with imprisonment of either description for a term which may extend to seven years but shall not be less than three years and shall also be liable to fine up to five hundred thousand rupees or both.

The Khyber Pakhtunkhwa Prohibition of Employment of Children Act, 2015

The Khyber Pakhtunkhwa Prohibition of Employment of Children Act, 2015 has been enacted to prohibit employment of children in any establishment and to regulate the hours and others conditions of workers in commercial establishments in the province.

*34. Senator Mir Kabeer Ahmed Muhammad Shahi: Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) the quantum of electricity presently being purchased from Iran and the area-wise distribution of the same; and
(b) the rate at which that electricity being purchased; and
(c) the amount presently outstanding against Pakistan for the said electricity?

Khawaja Muhammad Asif: (a) Presently, 74 MW electricity is being purchased from Iran and being supplied to cities of Balochistan like Turbat, Panjgoor Gwadar, Pasni, Tump, Mand, Mashikal District Washuk and Taftan area District Chaghi.

(b) The rate of electricity imported from Iran within limit of 7-10 US Cents per KWh, based on monthly average price of barrel of OPEC basket crude oil. However, at present, the rate of electricity per KWh is US Cents 7.

(c) The total outstanding payment to Iran is approximately US$ 125 up to February, 2016.

*37. Senator Muhammad Talha Mehmood: Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state the profit earned by the Sui Northern Gas Pipelines Limited (SNGPL) during the last five

years with year wise break up and the details of its utilization?

Mr. Shahid Khaqan Abbasi: Detail of profit earned by Sui Northern Gas Pipelines Limited during the last five years with year-wise break up and its utilization is attached as Annex-A.

SUI NORTHERN GAS PIPELINES LIMITED

PROFIT AND LOSS FOR LAST FIVE YEARS

ANNEXURE A

(All figures in Rs. Million)

	2015*	2014*	2013*	2012	2011	2010	2009	2008
PROFIT BEFORE TAXATION				4,741	1,686	3,880	1,739	3,981
PROFIT AFTER TAXATION				3,844	1,125	2,665	931	2,497
UTILIZATION OF PROFIT								
CASH DIVIDEND DECLARED				1,441	549	1,088		1,922
CASH DIVIDEND DECLARED(%)				25	10	20		35
BONUS SHARES ISSUED				577	275			
BONUS SHARES ISSUED(%)				10	5			
PROFIT RETAINED WITHIN THE BUSINESS				1,826	301	1,487	931	575

* Account for FY 2012-13, FY 2013-14 and FY 2014-15 were not finalized due to non-issuance of final tariff requirements(FRR) for FY 2012-13, FY 2013-14 and FY 2014-15 by OGRA since the same is required under the provisions of OGRA Ordinance 2002.

* OGRA has issued FRR for FY 2012-13 and FY 2013-14 on November 05,2015 and FY 2014-15 on November 27,2015.

* Accounts for the aforesaid years are in process of finalization and will be made available after approval by the Board of Directors as per the requirement of section 185 of the Companies Ordinance,1984.

* SNGPL is a listed Company and as per listing requirements and Public sectors Companies Corporate rules, 2013, the Company can only disclose its accounts after the same has been duly approved by the Board of Directors.

*38. Senator Sirajul Haq: Will the Minister for Law and Justice be pleased to state the names and addresses of persons against whom cases are pending in NAB at present indicating also the nature of charge and present status of the same in each case?

Mr. Zahid Hamid: Number of the cases pending / under process before NAB as on 31st January 2016 are given below:

Inquiries: 607

Investigations: 328

The proceedings under National Accountability Ordinance (NAO), 1999 are initiated on the charges of corruption and corrupt practices mainly in following categories:

(i) Misuse of authority as holder of public office.

(ii) Cheating of public at large.

(iii) Bank loan default and

(iv) Misappropriation & Embezzlement of Govt. funds.

(v) Accumulation of assets beyond known sources of income.

(vi) Illegal gratifications.

(vii) Criminal Breach of Trust.

Keeping in view the confidentiality and sensitivity involved in the cases of corruption, the names of accused being public office holders cannot be made public. Since, these cases pending / under process with NAB are at different stages, therefore, the information asked by the Hon'able member does fall under section 50 (xx) of the rules of procedures and conduct of business in the Senate 2012,which envisages the following: "It shall not ordinarily ask about matter pending before any statutory tribunal or

statutory authority performing any judicial or quasi-judicial functions or any commission or court of inquiry appointed to inquire into or investigate any matter but may refer to matters concerned with procedure or subject or stage of inquiry if it is not likely to prejudice the consideration of the matter by the tribunal or commission or court of inquiry" and the same cannot be disclosed at this stage.

جناب قائم مقام چیئرمین: چھٹی کی درخواستیں پڑھ لیتے ہیں۔

Leave of Absence

جناب قائم مقام چیئرمین: سینیٹر ڈاکٹر محمد فروغ نسیم صاحب اپنی والدہ کی بیماری اور پیشہ وارانہ مصروفیات کے باعث گزشتہ 122ویں اجلاس کے دوران مورخہ 22اور 28دسمبر 2014تا یکم جنوری اور 123ویں تا126ویں اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے، انہوں نے ان اجلاسوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: سینیٹر بریگیڈیئر (ر) جان کینیتھ ولیمز ملک سے باہر ہونے کی بنا پر گزشتہ 125ویں اور 126ویں اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ انہوں نے ان اجلاسوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: سینیٹر عثمان سیف اللہ صاحب ملک سے باہر ہونے کی بنا پر گزشتہ 126ویں اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے اور موجودہ اجلاس میں مورخہ 14تا19اپریل کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: سینیٹر محمد محسن خان لغاری صاحب نے ملک سے باہر ہونے کی بنا پر مورخہ 14تا20اپریل کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: سینیٹر لیاقت خان ترکئی صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بنا پر حالیہ مکمل اجلاس کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: سینیٹر تنویر الحق تھانوی صاحب عمرہ کی ادائیگی کے لیے گئے ہوئے ہیں۔انہوں نے مورخہ 24اپریل تک کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: سینیٹر نعمت اللہ زہری نے بعض نجی مصروفیات کی بنا پر حالیہ مکمل اجلاس کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: جی کلثوم پروین صاحبہ! آپ کیا کہنا چاہتی ہیں؟

Point of Public Importance raised by Senator Kalsoom Perveen regarding sit-in at D-Chowk, disconnection of electricity of lodges and transfer of doctors and staff from the lodges

سینیٹر کلثوم پروین: جناب چیئرمین! چند دن پہلے دھرنا تھا، آپ کو پتا ہے، آپ اپنی سیاسی مصروفیات کی وجہ سے زیادہ تر out of city ہوتے ہیں۔ ہم اس میں بڑے غیر محفوظ تھے یعنی shelling ہمارے گھروں تک آئی۔ شاید میاں رضا صاحب جاگتے رہتے ہیں اور وہ پوچھتے بھی رہتے ہیں۔ جناب چیئرمین! اس کے بعد all of a sudden تمام lodges کی بجلی چلی گئی اور ساڑھے پانچ گھنٹے بعد بجلی آئی، ہمارے پاس کوئی ایسا extraordinary نظام بھی نہیں ہے جو ہم کر سکیں، ستارہ بی بی بھی وہیں پر رہتی ہیں۔ جناب چیئرمین! انہوں نے کہا کہ آپ

لوگوں نے بجلی کا bill نہیں دیا، ہم نے کہا کہ ہم نے 16 اپریل تک کا bill ادا کیا ہوا ہے جنہوں نے bills نہیں دیے، بے شک ان کی بجلی کاٹ دیں۔

جناب چیئرمین! یہ تینوں چیزیں آپ سے متعلق ہیں، میں اس لیے کہہ رہی ہوں۔ تیسرا point یہ ہے کہ all of a sudden lodges and Parliament House کے جتنے doctors تھے، وہ transfer کر دیے گئے ہیں، even جو injection لگانے والا ہے یا BP check کرنے والا ہے۔ اب نہ lodges میں کوئی بندہ ہے اور نہ یہاں پر کوئی ہے۔ میں کہتی ہوں کہ آپ Secretary CADD کو اس session کے بعد بلوائیں کہ تمہیں کس نے حکم دیا ہے، lodges میں چار سو گھر ہیں، یہاں پر آپ کے پانچ، چھ سو MNAs آتے ہیں، کسی وقت emergency ہوتی ہے۔ کل کوئی نیچے نہیں تھا، بالکل گھپ اندھیرا تھا، کمرے بند تھے کیونکہ اوپر سے لے کر ambulance والے تک کی transfer ہو گئی ہے۔ ایسی کون سی آفت آ گئی تھی، باری باری کریں، کوئی corruption ہے تو اس کو ضرور نکالیں۔ جناب چیئرمین! آپ after this session Secretary کو بلائیں کیونکہ میرا خیال ہے کہ سیکریٹری کیڈ کوئی نیا آیا ہے اور اس کے اپنے دماغ کی psyche ہے، اگر ہمارے وزیر طارق فضل چوہدری صاحب آئیں تو زیادہ بہتر ہو گا۔ جناب! یہ ٹھیک نہیں ہے، اس لیے میں آپ سے کہہ رہی ہوں کہ آپ kindly اس کو ضرور بلائیں اور اس بات کی information لیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: محترمہ آپ نے بہت اچھے points raise کئے ہیں اور توجہ دلائی ہے۔ انشاء اللہ اس پر اجلاس بھی کریں گے اور متعلقہ ذمہ داروں سے جواب طلبی بھی کریں گے۔ Item No.3 لیتے ہیں۔ سینیٹر سلیم مانڈوی والا، چیئرمین قائمہ کمیٹی برائے خزانہ، ریونیو، اقتصادی امور، شماریات اور نجکاری Item No.3 پیش کریں گے۔ آپ رپورٹ پیش ہونے دیں۔ آپ اپنے تحفظات بھی پیش کر سکتی ہیں، سب پیش کر سکتی ہیں لیکن آپ رپورٹ پیش ہونے دیں۔

سینیٹر عائشہ رضا فاروق: جناب چیئرمین صاحب! میں lay ہونے سے پہلے I want to make my humble submission sir.

سینیٹر سلیم مانڈوی والا: جناب چیئرمین صاحب! یہ نہیں ہو سکتا، this is not possible.

جناب قائم مقام چیئرمین: سینیٹر سلیم مانڈوی والا صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ ان کا point of view سنتے ہیں کہ وہ کیا فرماتی ہیں۔

سینیٹر عائشہ رضا فاروق: آج جو رپورٹ lay ہو رہی ہے، جس موضوع پر lay ہو رہی ہے، اس کے لیے ایک sub-committee بنائی گئی تھی، میں جس کی Member تھی اور جب اس کمیٹی نے رپورٹ final کر دی، وہ مجھ سے share نہیں کی گئی which I thought, was a breach of privilege. this was چیئرمین صاحب the report of the sub-committee and rules require it full یہ committee کے سامنے پیش ہو اور adopt ہو اور adoption کا مطلب ہے کہ it should be read clause by clause, it should be circulated to all Members of the full Finance Committee. اس کے بعد وہ اس پر اپنے points of view دیں۔ They could have reservation, they may not have any reservation at all but I do think in the spirit of the rules that before it is laid here that procedure should have been followed which was not followed sir. یہ ایک ایجنڈا آئٹم پر ایک کمیٹی میٹنگ میں لی گئی تھی، میں اس وقت اس میں موجود نہیں تھی۔ I don't know why اتنی important report کو ex-agenda لیا گیا، پھر اس پر breach of confidentiality under Rule-192 and 197 ہوئے۔ یہ رپورٹ میرے پاس آنے سے پہلے مجھے journalists کے phones آنا شروع ہو گئے، ان تک پہنچ گئی تھی۔ Sir, I think, all committees are supposed to operate in by partisan passion, this report, if you read, is highly subjective, the language, it wreaks to so political victimization. جناب! میری یہ گزارش ہے کہ اس سے پہلے یہ رپورٹ ایوان میں lay ہو، this should go back for discussion before the full Committee. یہ ان کا بھی privilege بنتا ہے کہ وہ یہ رپورٹ پڑھیں اور اس پر اپنی گزارشات یا سفارشات دیں۔ I think, we need to have a supportive culture of coordination here that this House requires which is representative of the Federation, by partisan committees across political parties بنتی ہیں جن میں ہر ایک کو ہماری

اپنے view points دینے کی اجازت ہونی چاہیے اور موقع ملنا چاہیے۔ جناب! جو اس case میں قطعاً موقع نہیں ملا تھا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی۔

سینیٹر نزہت صادق: جناب چیئرمین! آپ کا شکریہ۔ میں اسی بات کو آگے بڑھاؤں گی کہ میں main committee میں تھی، جناب چیئرمین! یہ main committee میں as an agenda item نہیں آیا، اگر یہ آتا تو ہم اس کو discuss کرتے، ہم اس کو clause by clause دیکھتے، objectively دیکھتے، rationally دیکھتے۔ ہم سب پاکستانی ہیں، پاکستان کے best interest میں ہمارا بھی مقصد یہ ہے اور ادھر بھی بیٹھے ہوئے لوگوں کا مقصد یہی ہو گا کہ ہم اس کو اچھے طریقے سے دیکھ سکتے۔ میرے خیال میں اس پر موقع دیا جائے تاکہ اس پر سیر حاصل گفتگو کی جائے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: یہ point of order نہیں بنتا، آپ کے تحفظات آ گئے ہیں اور آپ نے اپنا اختلافی note بھی لکھا ہے۔ سینیٹر سلیم مانڈوی والا صاحب سے گزارش ہے کہ وہ اپنا Item No.3 پیش کریں۔

Under Rule 193 Presentation of Special Report of the Standing Committee on Finance by Senator Saleem Mandviwala

Senator Saleem Mandviwala: I, the Chairman Standing Committee on Finance, Revenue, Economic Affairs, Statistics and Privatization present special report of the Committee on the matter related to privatization of Heavy Electrical Complex (HEC).

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

سینیٹر سلیم مانڈوی والا: جناب! میری colleagues نے جو بات کی ہے کہ ان کو she was not equal opportunity نہیں دی گئی۔ سینیٹر عائشہ نے خود یہ کہا کہ Member in the committee اب یہ کمیٹی کی ذمہ داری نہیں ہے، اگر sub-committee میں نہیں ہے اور وہ اپنا موقف پیش نہیں کر سکتا۔ جو بھی committee کے head تھے، انہوں نے جو decision لیا، convey کیا، ان کو اس وقت دینا تھا۔ اس کے باوجود as being Chairman of the Finance

Committee میں نے کمیٹی میں نہ ہونے کے باوجود ان کی reservation اس report کے ساتھ add کی اور ہم نے ان کی جو بھی reservations تھیں، وہ اس report کے ساتھ لگادی ہیں جو آپ کے سامنے ہیں۔ As far as their point of view is concerned, it is well mentioned with the report and مجھے نہیں لگتا کہ کوئی ایسی چیز ہے اور ان کا جو موقف ہے، وہ رپورٹ میں mentioned نہیں ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ نے lay کر دی ہے، میں اس کو دیکھ لیتا ہوں۔ اس کو دیکھتے ہیں، آپ تشریف رکھیں۔ اس میں چھپانے کی کونسی بات تھی۔

سینیٹر سعید غنی: جناب! کمیٹی کی رپورٹ جو ایوان کے سامنے lay ہوئی ہے اور جتنی standing committees ہیں، وہ بھی House کی پیداوار ہیں، اگر ہمارے معزز ممبران یہ سمجھتے ہیں کہ اس پر کمیٹی میں زیادہ بات نہیں ہو سکی تو ہم next week میں اس پر motion لے آتے ہیں۔ اس ایوان میں بحث کر لیتے ہیں، کمیٹی میں دینے کی کیا بات ہے تاکہ سارے لوگ دیکھیں کہ اس کے اندر کیا ہے، کس کو کیا اختلاف ہے اور کون اس کے حق میں کیا بات کرتے ہیں۔ اس پر open بحث کرا دیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی۔

سینیٹر سعود مجید: جناب چیئرمین! سعید غنی صاحب نے مشورہ دیا ہے اس پر بھی عمل ہو سکتا ہے لیکن اس قسم کی reports اگر ہم کمیٹی میں any other item کے طور پر لیتے رہیں گے اور جب کمیٹی کا سارا agenda ختم ہو جائے اور اسے through کر دیں تو ہم یہ کوئی اچھی روایت قائم نہیں کر رہے۔ اس کے لیے یہ گزارش ہے کہ اگر یہ اس دن کے agenda پر ہوتا تو شاید میں بھی وہ meeting ضرور attend کرتا، باقی اراکین کو بھی معلوم ہوتا کہ یہ report agenda پر آنی ہے تو ہم لوگ اس meeting میں ضرور حاضر ہوتے۔ اس روز نہ تو ہمارے سامنے بات ہوئی اور یہ any other agenda item میں آئی اور اس کے بعد اسی طریقے سے چلی گئی۔ چیئرمین صاحب تو ہمارے بہت محترم ہیں اور بہت اچھے طریقے سے Committee کو چلا رہے ہیں، اگر وہ اسے بھی اس طریقے سے لیتے جیسا کہ وہ باقی معاملات سمجھ بوجھ کے ساتھ چلاتے ہیں تو شاید آج ایوان میں اس طریقے سے بات نہ ہوتی اور یہ معاملہ وہاں سے ہی سلجھ کر آتا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جناب قائد ایوان صاحب آپ کچھ فرمائیے۔

راجہ محمد ظفر الحق (قائد ایوان): جناب چیئرمین! طریقہ کار تو یہی رہا ہے کہ اگر کمیٹی کی طرف کوئی issue or Bill بھیجا جاتا ہے، کوئی ایسا معاملہ بھیجا جاتا ہے کہ اس کو وہ کمیٹی آگے Sub-Committee مقرر کرتی ہے کہ اسے خاص طور پر detail میں دیکھیں تو وہ Sub-Committee اپنی رپورٹ کمیٹی کو بھیجتی ہے اور پھر کمیٹی اس پر discuss کر کے جن کے اعتراضات ہوتے ہیں اور جو اسے support کرتے ہیں، وہاں ایک consensus سے رپورٹ بنتی ہے اور پھر وہ رپورٹ ایوان میں lay ہونی چاہیے۔ یہ procedure follow نہیں کیا گیا۔ اس لیے اس معاملے کو آپ ذرا serious لیں اور اس پر غور کر کے آپ کوئی ruling دیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی فاروق حامد نائیک صاحب۔

سینیٹر فاروق حامد نائیک: جناب چیئرمین! what I could see in the agenda, this is a special report. Special report Rule 193, کے نیچے lay کی گئی ہے۔ اب اس کو جو طریقہ کار ہے اور Rule 196 بہت clear ہے جو میں آپ کو پڑھ کر سنا دیتا ہوں۔

> *"Save as otherwise provided by these rules, after a report has been presented to the Senate on a matter other than a Bill, the Chairman or any member of the Committee may move that the report be considered and adopted."*

یہ considered and adoption کے لیے آئے گی۔

> *"After the motion made under sub-rule (1) is carried, the Chairman may allot time as may be deemed necessary for discussion and adoption of the report."*

تو میری آپ سے یہ عرض ہو گی اور جیسا کہ سینیٹر سعید غنی صاحب نے بھی فرمایا کہ اس رپورٹ کو lay کیا گیا ہے اس کے لیے motion ڈالنا پڑے گا for the purpose of adoption of the report اور اس کے لیے آپ time دے سکتے ہیں، جو اعتراضات آ رہے ہیں وہ at the time of discussion ہوں گے اور پھر یہ report adopt ہو گی یا نہیں ہو گی پھر rules کے مطابق جائے گا۔ میری آپ سے عرض

ہو گی کہ سلیم مانڈوی والا صاحب motion move کر دیں for the discussion and adoption of the report آپ وقت مقرر کر دیجیے، House میں discuss ہو جائے گا، جو ان کے اعتراضات اور خدشات ہیں وہ سارے سامنے آ جائیں گے۔ شکریہ۔

سینیٹر عائشہ رضا فاروق: معاملہ اتنی اہم نوعیت کا سمجھا جاتا ہے تو اس کے لیے Sub-Committee بنتی ہے ورنہ Sub-Committee کیا، کمیٹی میں ہی معاملہ ختم کیا جائے it was so important Mr. Chairman کہ اس کے لیے Sub-Committee بنی۔ میرا سوال یہ ہے کہ اس Sub-Committee کی رپورٹ کو مجھ سے کیوں چھپایا گیا۔اس Sub-Committee کی رپورٹ کو ex-agenda item کیوں لایا گیا؟اس Sub-Committee کی رپورٹ کے لیے چیئرمین صاحب نے کمیٹی کے ہر رکن کو اس پر بحث کرنے کے لیے وقت کیوں نہیں فراہم کیا؟جناب یہ طریقہ نہیں ہے کہ اب ایوان اس پر debate کرے۔ We are custodians of law here and they are breaking rules and bending them to advantage themselves.

جناب قائم مقام چیئرمین: جی سلیم مانڈوی والا صاحب۔

Senator Saleem Mandviwala: Sir, I accept Farooq Naik Sahib's proposal and I would like to lay this report for adoption and move motion for discussion in the House.

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ دونوں کی باتیں سن کر اس معاملے کو میں Monday تک defer کرتا ہوں۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ تشریف رکھیں۔آپ کو کاپی بھی Monday کو ملے گی۔چیئرمین صاحب آپ حوصلہ رکھیں،آپ کو سب کچھ ملے گا۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: میں پورے ایوان کے سامنے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ابھی moveہوئی ہے layنہیں ہوااور میں نے اس کو Mondayتک موخر کیا ہے تو آپ مہربانی کریں اور Mondayتک خوب تیاری کر کے تشریف لائیں۔

(اس موقع پر Oppositionاراکین نے ایوان سے بائیکاٹ کیا)

جناب قائم مقام چیئرمین: Item No.4 سینیٹر میر کبیر احمد محمد شہی کے نام پر توجہ دلاؤ مبذول کرانے کا نوٹس ہے برائے مہربانی سینیٹر صاحب معاملہ اٹھائیں۔

سینیٹر میر کبیر احمد محمد شہی: جناب چیئرمین! ایوان in orderہو تو میں کچھ بات کروں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ حضرات تشریف رکھیں۔ وزیر صاحب آپ تشریف رکھیں۔

Calling Attention Notice moved by Senator Mir Kabeer Ahmed Muhammad Shahi regarding discontinuation of Prime Minister's Scholarship Programme.

Senator Mir Kabeer Ahmed Muhammad Shahi: Thank you Mr. Chairman. I want to draw the attention of the Minister for Federal Education and Professional Training towards the discontinuation of Prime Minister's Scholarship Programme depriving the students of Balochistan to study in higher educational institutions.

جناب مجھے اجازت ہے کہ میں اس پر کچھ بات کروں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی آپ بولیں۔ میں قائد ایوان سے درخواست کروں گا کہ opposition membersکو ایوان میں واپس لے آئیں۔

سینیٹر میر کبیر احمد محمد شہی: جناب چیئرمین! بلوچستان کے حوالے سے ایک اہم مسئلہ ہے۔ 2011 میں Prime Minister's Scholarship Programmeکے حوالے سے بلوچستان کے ہونہار طالب علموں کے لیے ایک پروگرام رکھا گیا، جس میں سالانہ 150 ہونہار طلباء کو ملک کے تینوں صوبوں کے مختلف تعلیمی اداروں میں پڑھائی کے لیے بھیجا جاتا تھا، اس کے تمام اخراجات Prime Minister of Pakistanبرداشت کرتے

تھے۔اس میں ہر سال150/150 students ہر سال جاتے تھے اور ابھی بھی اچھے اداروں میں پڑھ رہے ہیں لیکن 2015 میں اس scholarship کو بند کر دیا گیا یا اس کی مدت ختم ہوئی۔اب اس میں دو مسئلے ہیں۔ایک تو یہ ہے کہ جو ڈیڑھ سو بچے بلوچستان سے نکلتے تھے، وہ اچھے اداروں میں پڑھ کر آتے تھے،ان کا ہمیں فائدہ تھا۔دوسرا،ان کے سکالرشپ کے حوالے سے فنڈز کا بھی مسئلہ ہوا۔میں نے اس ایوان میں اس issue کو دو مرتبہ اٹھایا۔اس سے کچھ بہتری ہوئی لیکن ابھی بھی زیادہ تر معاملات اسی طرح ہیں اور ان کی fees اداروں کو نہیں پہنچ رہیں۔

توجہ دلاؤ نوٹس کو اس ایوان کے floor پر لانے کا میرا مقصد یہ ہے،ایک تو منسٹر صاحب ظاہر ہے اس کا جواب دیں گے، میری گزارش ہے کہ اس پروگرام کو continue کیا جائے۔اس کو کم از کم پانچ سال تک continue کیا جائے، جو سلسلہ چل رہا ہے، جو ڈیڑھ سو طلباء کو بھیجا جا رہا ہے،اسے چلایا جائے۔اس حوالے سے میری دوسری عرض یہ ہے کہ فیسوں کے حوالے سے میں نے راجہ ظفر الحق صاحب کو بھی بڑی تکلیف دی،انہوں نے بھی بار بار فون کیا،ان کا فیسیں دینے کا طریقہ کار یہ ہے کہ یہ CADD اور ICT کے حوالے سے فیسیں دیتے ہیں۔اس طرح کاغذات پہنچانے کا یہ ایک بہت لمبا سلسلہ ہوتا ہے، اصل میں اداروں کو پیسے نہیں پہنچتے۔منسٹر صاحب سے میری گزارش ہے کہ اگر ان بچوں کی فیسوں کا کوئی ایسا سسٹم رکھا جائے کہ بلوچستان کے Quality Education کے ڈائریکٹر کو یہ پیسے بھیج دیے جائیں،وہ اداروں کو دے دیں تو اس سے ایک بہتری آئے گی۔اس کو پانچ سالوں کے لیے extend بھی کیا جائے کیونکہ بلوچستان کے لیے Presidential Scholarship تھا، وہ 2007 سے 2014 تک چلا، وہ بھی بند ہو گیا۔ابھی چالان کی beneficiaries کے لیے 44 بچوں کا ایک سکالرشپ چل رہا ہے تو بلوچستان education کے حوالے سے ویسے ہی بہت پسماندہ ہے، ہمارے ادارے بند ہو گئے ہیں، Higher Education کی scholarships میں ہمیں بھیجا نہیں جاتا۔ ہائر ایجوکیشن کی سکالرشپ کا ہمیں پتا بھی نہیں چلتا، وہ یہاں سے چلے جاتے ہیں۔لہٰذا میری آپ سے گزارش ہے کہ کم از کم اس پرائم منسٹر سکالرشپ کو بلوچستان کے لیے continue رکھا جائے۔ میں آپ کا مشکور رہوں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جمالدینی صاحب!آپ کس بات پر بولنا چاہیں گے ؟

سینیٹر ڈاکٹر جہانزیب جمالدینی: جی، میں اسی موضوع پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: نہیں، آپ نہیں بول سکتے۔ آپ کی بات صحیح ہے لیکن رولز میں گنجائش نہیں ہے۔ اگر آپ توجہ دلاؤ نوٹس خود جمع کریں تو پھر بول سکتے ہیں۔ جی منسٹر صاحبہ۔

محترمہ سائرہ افضل تارڑ: شکریہ چیئرمین صاحب۔ سب سے پہلے تو میں کہوں گی کہ معزز رکن کی information حقیقت پر مبنی نہیں ہے۔ بلوچستان میں ہم نے ہرگز یہ پروگرام discontinue نہیں کیا بلکہ اس پروگرام کی پورے پاکستان میں پہلے مالیت 500 ملین تھی، اب اسے بڑھا کر 1.8 بلین کر دیا گیا ہے۔ چیئرمین صاحب! میرے پاس یہ اشتہار ہے جو ابھی HEC نے دیا ہے۔ اس کی آخری تاریخ اگر معزز رکن دیکھیں تو 30 اپریل ہے۔

(اس موقع پر ایوان میں اذانِ مغرب سنائی دی)

جناب قائم مقام چیئرمین: اذان ہو چکی ہے، انتہائی مختصر اور مکمل جواب دیں۔

محترمہ سائرہ افضل تارڑ: ٹھیک ہے۔ شکریہ چیئرمین صاحب۔ میں عرض کر رہی تھی کہ یہ پروگرام ہرگز discontinue نہیں کیا گیا۔ پہلے یہ 52 اضلاع میں تھا، اب اسے بڑھا 114 اضلاع میں کر دیا گیا ہے۔ پہلے اس کی مالیت 500 ملین تھی، اب 1.8 بلین ہے۔ یہ اشتہار جو میں نے آپ کو دکھایا ہے، یہ HEC کی طرف سے ان تمام students کے لیے ہے جو Prime Minister Fee Reimbursement Fund کے لیے apply کرتے ہیں۔ اس کی آخری تاریخ 30 اپریل ہے۔

بلوچستان کے حوالے سے خاص طور میں عرض کرتی چلوں کہ 2012-13 میں 98 ملین allocate کیے گئے۔ مالی سال 2013-14 میں 197 ملین، 2014-15 میں 435 ملین اور ابھی تک 2015-16 کے لیے 31 ملین release ہوئے ہیں۔ اب یہ release کم کیوں ہے، اس لیے کہ بلوچستان میں جو سمسٹر سسٹم ہے، ان کے ہاں summer vacation نہیں ہوتیں۔ جن universities کو یہ پروگرام دیتے ہیں، ان میں BUITEMS یونیورسٹی، سردار بہادر خان یونیورسٹی، نمل کوئٹہ، یونیورسٹی آف بلوچستان، یونیورسٹی آف تربت، لسبیلہ یونیورسٹی، بلوچستان یونیورسٹی آف انجینیئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی شامل ہیں۔ اس میں سب سے زیادہ beneficiaries سردار بہادر یونیورسٹی اور بلوچستان یونیورسٹی کے ہیں۔ ان کے ابھی تک admissions complete نہیں ہوئے، جیسے ہی complete ہوں گے، ایک ایک بچے کو فیس دی جائے گی۔ اب تک اس کے تحت آٹھ سے دس ہزار بچے مستفید ہو چکے ہیں۔

چیئرمین صاحب! معزز رکن نے جو کہا کہ مشکلات ہوتی ہیں، اس میں اس سال کے لیے بالکل waiver کر دیا گیا ہے۔ جو بچے فیس جمع کراتے ہیں، ان کی فیس reimburse ہوتی ہے لیکن HEC یونیورسٹی سے یہ verify کرتی ہے کہ آیا جس بچے نے اس پروگرام میں apply کیا ہے، وہ یونیورسٹی میں registered ہے بھی یا نہیں۔ خوش آئند بات یہ ہے کہ آئندہ کے لیے یہ چیز بھی ختم کر دی گئی ہے اور بچوں کو فیس جمع ہی نہیں کروانے پڑے گی، HEC وہ پیسے direct یونیورسٹی کو transfer کر دے گی۔ اس کے ساتھ میں ایک اور بات کہوں گی کہ بلوچستان میں جتنے بچے apply کرتے ہیں اور register ہوتے ہیں، انہیں یہ فیس ملتی ہے۔ اگر معزز رکن کو کوئی خدشہ ہے تو concerned لوگ بیٹھ کر بتا سکتے ہیں۔ میں کہوں گی کہ پرائم منسٹر صاحب کا یہ پروگرام بہت کامیاب پروگرام ہے اور یہ پورے پاکستان میں بہت اچھے طریقے سے چل رہا ہے۔ شکریہ۔

سینیٹر میر کبیر احمد محمد شہی: چیئرمین صاحب! مجھے آج ڈائریکٹر صاحب نے بتایا ہے، عثمان خان کاکڑ نے اس حوالے سے already ایک motion بھی جمع کرایا ہے، وہ بھی میں نے دیکھا تھا، میرے خیال میں شاید سوموار یا منگل کے دن کے لیے وہ motion رکھا گیا ہے۔ مجھے ڈائریکٹر نے کہا کہ یہ پروگرام discontinue کر دیا گیا ہے۔ میں حیران ہوں کہ میڈم مجھے کیسے یہ جواب دے رہی ہیں کہ یہ پروگرام discontinue نہیں ہوا ہے۔

محترمہ سائرہ افضل تارڑ: چیئرمین صاحب! اگر ڈائریکٹر Education سے تعلق رکھتے ہیں تو میں نہیں سمجھتی کہ انہیں پتا ہوگا۔ یہ کام ہائر ایجوکیشن کمیشن اور یونیورسٹیاں مل کر کرتی ہیں۔ لہٰذا، یہ اشتہار تو جھوٹ نہیں بول رہا، جو پورے پاکستان کے لیے ہے اور اس کی آخری تاریخ 30 اپریل ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: شکریہ محترمہ منسٹر صاحبہ۔ توجہ مبذول کروانے کا نوٹس نمٹا دیا گیا ہے۔ اجلاس کو نماز کے لیے 20 منٹ تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

(نمازِ مغرب کے لیے اجلاس ملتوی کیا گیا)

(The House was reassembled after Maghrib Prayer with Mr. Acting Chairman (Molana Abdul Ghafoor Haideri) in the Chair).

جناب قائم مقام چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ Item No. 5, شیخ آفتاب احمد، وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور Item No. 5 پیش کریں گے۔

Laying a copy of the Money Bill regarding the Members, Election Commission (Salary, Allowances, Perks and Privileges) Bill, 2016.

Sheikh Aftab Ahmed (Minister of State for Parliamentary Affairs): Sir, with your permission, I beg to lay before the Senate a copy of the Money Bill, the Members, Election Commission (Salary, Allowances, perks and privileges) Bill, 2016, under Article 73 of the Constitution.

جناب قائم مقام چیئرمین: مالی Bill کی نقل پیش کر دی گئی۔ Item No. 6, شیخ آفتاب احمد، وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور Item No. 6 پیش کریں گے۔

Sheikh Aftab Ahmed: Sir, I beg to move that the Senate may make recommendations, if any, to the National Assembly on the Money Bill, the Members, Election Commission (Salary, Allowances, perks and privileges) Bill, 2016 under Article 73 of the Constitution.

جناب قائم مقام چیئرمین: معزز سینیٹرز دستور کے Article 73 کے تحت پیش کیے گئے مالی Bill, اراکین، الیکشن کمیشن (تنخواہ، بھتہ جات، مراعات واستحقاقات) Bill, 2016 پر سفارشات مرتب کرنے کے notices Senate Secretariat میں 17th April, 2016 تک جمع کروا سکتے ہیں، اس تاریخ کے بعد کوئی تجویز وصول نہیں کی جائے گی۔ ان تمام سفارشات کا تعلق اس Bill سے ہونا چاہیے، جو سفارش اس Bill سے متعلق نہیں ہو گی وہ Article 73 کے دائرہ اختیار سے باہر ہے، لہٰذا اسے قبول نہیں کیا جائے گا۔ سفارشات کے لیے موصول ہونے والی تمام تجاویز سینیٹ کی قائمہ کمیٹی برائے خزانہ کو بھیج دی جائیں گی جن پر غور و خوض کے بعد کمیٹی اپنی سفارشات دس دن کے اندر اندر ایوان کو پیش کرے گی۔ Bill پر قائمہ کمیٹی کی report پر سینیٹ حتمی غور کرے گا اور اپنی سفارشات قومی اسمبلی کو پیش کر دے گا۔

Item No. 7, شیخ آفتاب احمد، وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور Item No. 7 پیش کریں گے۔

The Pakistan Bait-ul-Mal (Amendment) Bill, 2016

Sheikh Aftab Ahmed: Sir, I beg to move that the Bill further to amend the Pakistan Bait-ul-Mal Act, 1991 [The Pakistan Bait-ul-Mal (Amendment) Bill, 2016], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

جناب قائم مقام چیئرمین: اس پر آپ کچھ بولنا چاہیں گے؟

شیخ آفتاب احمد: جناب چیئرمین! یہ Bill پہلے سینیٹ میں پیش ہوا تو اسے Standing Committee میں بھجوا دیا گیا تھا۔ وہاں سے متفقہ رائے سے یہ واپس آیا ہے۔ میری سینیٹ سے درخواست ہے کہ اسے pass کر دیا جائے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: اس پر کوئی صاحب مزید اظہار خیال کرے گا یا اتفاق رائے سے آگے چلیں۔ تحریک پیش کی گئی ہے کہ the Pakistan Bait-ul-Mal Act, 1991 میں مزید ترمیم کرنے کا Bill, the Pakistan Bait-ul-Mal (Amendment) Bill, 2016 قائمہ کمیٹی سے رپورٹ کردہ صورت میں فی الفور زیر غور لایا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: تحریک متفقہ طور پر منظور کی جاتی ہے۔ اب ہم Bill کی دوسری خواندگی لے لیتے ہیں یعنی Bill پر شق وار غور، شق نمبر ۲، شق نمبر ۲ میں کوئی ترمیم نہیں ہے۔ سوال یہ ہے کہ شق نمبر ۲ بل کا حصہ بنتی ہے؟

(تحریک منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: شق نمبر ۲ بل کا حصہ بنتی ہے۔ شق نمبر ۳، شق نمبر ۳ میں کوئی ترمیم نہیں ہے۔ سوال یہ ہے کہ شق نمبر ۳ بل کا حصہ بنتی ہے؟

(تحریک منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: شق نمبر ۳ بل کا حصہ بنتی ہے۔ شق نمبر ا، بل کا دیباچہ اور عنوان۔ اب ہم شق نمبر ا، بل کا دیباچہ اور عنوان لے لیتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ شق نمبر ا، دیباچہ اور عنوانBill کا حصہ بنتا ہے؟

(تحریک منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: شق نمبر ا، دیباچہ اور عنوان بل کا حصہ بنتے ہیں۔ Item No. 8, شیخ آفتاب احمد، وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور Item No. 8 پیش کریں گے۔

Sheikh Aftab Ahmed: Sir, I beg to move that the Bill further to amend the Pakistan Bait-ul-Mal Act, 1991 [The Pakistan Bait-ul-Mal (Amendment) Bill, 2016], be passed.

جناب قائم مقام چیئرمین: تحریک پیش کی گئی Pakstan Bait-ul-Mal Act, 1991 میں مزید ترمیم کرنے کا Bill, Pakistan Bait-ul-Mal ترمیمی بل 2016 منظور کیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: چونکہ کہیں سے کوئی اختلاف کی بات نہیں ہوئی، لہٰذا Bill متفقہ طور پر منظور کیا جاتا ہے۔ Item No. 9, محترمہ سائرہ افضل تارڑ صاحبہ، وزیر مملکت برائے National Health Services, Regulations and Coordination Item No. 9 پیش کریں گی۔ جی جام کمال صاحب۔

The Pakistan Medical and Dental Council (Amendment) Bill, 2016

Mr. Jam Kamal Khan (Minister of State for Petroleum and Natural Resources): I beg to move that the Bill further to amend the Pakistan Medical and Dental Council Ordinance, 1962 [The Pakistan Medical and Dental Council (Amendment) Bill, 2016], as passed by the National Assembly, be taken in to consideration.

جناب قائم مقام چیئرمین: جی، منسٹر صاحب۔

شیخ آفتاب احمد: جناب چیئرمین! میری اس میں یہ درخواست ہے کہ چونکہ 25 تاریخ سے پہلے پہلے یہ Bill منظور ہونا ہے تو میری درخواست ہے کہ سٹینڈنگ کمیٹی کو کہا جائے کہ دو تین دنوں کے اندر اس کو پاس کریں۔

سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ: جناب چیئرمین! یہ PM&DC کا معاملہ ہے۔ اس سے ساری چیزیں related ہیں اور اس میں بہت ساری amendments درکار ہیں۔ اس لیے میں نے in writing بھی request کی ہے کہ کمیٹی کو بھی بھیجا جائے اور اس میں یہ دیکھ لیں کہ کونسے دن اس کو پاس کیا جا سکتا ہے۔ جیسے ہی ہو گا جلد از جلد بالکل اس پر بحث کریں گے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی، قائد ایوان صاحب۔

سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق: جناب چیئرمین! آپ کی موجودگی میں Business Advisory Committee کے اندر یہ معاملہ پیش ہوا تھا اور یہی طے ہوا تھا کہ اس Bill کو متعلقہ کمیٹی کو بھیجا جائے اور انہیں یہ کہا جائے کہ تین چار روز میں بحث کر کے بھجوا دیں تاکہ 25 تاریخ سے پہلے پہلے یہ قومی اسمبلی میں چلا جائے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: میاں عتیق صاحب! جیسا کہ آپ نے گفتگو فرمائی ہے اور ساتھ یہ بھی فرمایا کہ اس کو کمیٹی میں بھیج دیا جائے۔ مشکل یہ ہے جیسا کہ بتایا گیا ہے کہ Business Advisory Committee میں تمام جماعتوں کے نمائندے موجود تھے اور ہم نے مل کر یہ طے کیا کہ چونکہ تاریخ اس کی ختم ہو رہی ہے تو اس لیے ہم نے ایک فیصلہ کیا ہے۔ آپ سے گزارش ہے کہ آپ بھی اس فیصلے کا احترام کریں۔ یہ ایک مجبوری تھی اور اس کے پیش نظر ہم نے مل کر ایک اتفاق رائے سے یہ طے کیا ہے۔

سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ: جناب چیئرمین! جب یہ اتنا important معاملہ ہے اور اتنے عرصے سے pending ہے تو میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ آخر کیا وجہ تھی کہ last والے سیشن میں یہ نہیں آیا۔ اب تو ہم کر دیں گے۔ Business Advisory Committee کا جو بھی متفقہ فیصلہ ہے وہ سر آنکھوں پر لیکن اس بات کو ریت نہیں بنانا چاہیے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: بڑی مہربانی۔ Bill متعلقہ قائمہ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔ Bill پر College of Physicians and Surgeons کے President and Vice President کا موقف جاننے کے لیے میٹنگ میں بلایا جائے۔ کمیٹی

19اپریل 2016تک Bill پر اپنی رپورٹ پیش کرے۔اگلا آئٹم نمبر11۔خواجہ محمد آصف صاحب،وزیر برائے پانی و بجلی آئٹم نمبر11پیش کریں گے۔

The National Energy Efficiency and Conservation Bill, 2016

Mr. Jam Kamal Khan: I beg to move that the Bill to provide for the establishment of institutions and enunciation of mechanisms and procedures so as to provide for effective conservation and efficient use of energy [The National Energy Efficiency and Conservation Bill, 2016], as passed by the National Assembly, be taken in to consideration.

جناب قائم مقام چیئرمین:جی، مخالفت کہیں سے نہیں ہے۔Billمتعلقہ کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا۔آئٹم نمبر13، سینیٹر محمد اعظم خان سواتی پیش کریں گے۔

Calling Attention Notice moved by Senator Mohammad Azam Khan Swati regarding involvement of National Police Foundation in china cutting

Senator Mohammad Azam Khan Swati: Thank you very much, Mr. Chairman. I want to draw attention of the Minister for Capital Administration and Development Division (CADD) towards the media reports regarding involvement of National Police Foundation in china cutting as it has converted the residential plots into commercial plots and included the places reserved for parks, playgrounds, open space and graveyard into residential plots.

جناب قائم مقام چیئرمین:جی،اعظم سواتی صاحب!آپ ذرااس کے بارے میں بتائیں۔

Senator Mohammad Azam Khan Swati: Mr. Chairman, with heavy heart I just want to read one paragraph it came in the newspaper "The Nation" dated 15th March, 2016. "The Capital Development

Authority (CDA) has found that National Police Foundation (NPF) is involved in china cutting as it has converted eight residential plots into commercial ones and taken the number of residential plots from 1,195 to 1,232 at the cost of parks, playgrounds, open space and even graveyard, The Nation has learnt on good authority.

According to details, National Police Foundation has converted two residential plots into commercial ones to construct ground plus 7-storey 'Fortune Residency,' converted six more residential plots into commercial ones to construct ground plus 3 to ground plus 4-storey commercial plazas. Fortune Residency is being constructed on two residential plots bearing number 410 and 410-A in street number 26 of NPF in sector E-11/4 of the capital. Six plots bearing number 690, 692, 693, 694, 695 and 696 in street number 43 have been converted into commercial ones to construct plazas of G+3 to G+4-storey.".

جناب عالی! کتنے ظلم کی بات ہے کہ قانون کی پاسداری کرانے والے اور قانون پر عمل درآمد کرانے والے اگر خود ہی اس کالے دھندے کے اندر مبتلا ہیں ہے اور CDA باقاعدہ طور پر اس کو honour کر رہا ہے۔ CDA کی رپورٹ honour کر رہی ہے اور مجھے پورا یقین ہے کہ وزیر موصوف صاحب جو بڑے اچھے اور نیک انسان ہیں میری اس بات کا نوٹس لیں گے اور ان لوگوں کو کیفر کردار تک پہنچائیں گے۔ اگر ان کو demolish کرنا پڑے تو کریں گے تاکہ حکومت کی writ قائم ہو سکے، قانون کی پاسداری ہو سکے اور جو خود قانون پر عمل درآمد کرنے والے ہیں اگر وہ قانون کی دھجیوں کو اس طریقے سے بکھیریں گے تو پھر اس ملک کا اللہ حافظ ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ aisle کے اس طرف جو سارے میرے بھائی بیٹھے ہوئے ہیں میری اس بات کے اوپر عمل کرتے ہوئے اتنا سخت قانونی ایکشن لیں تاکہ اس کو چھٹی کا دودھ یاد آ جائے۔ بہت شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی، منسٹر صاحب! چھٹی کا دودھ تو کم از کم یاد دلائیں۔

Dr. Tariq Fazal Chaudhary, MoS for CADD

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری (وزیر مملکت برائے CADD): بہت شکریہ، جناب چیئرمین! معزز سینیٹر صاحب نے جس مسئلے کی نشاندہی کی ہے یہ واقعی ایک بہت اہم مسئلہ ہے اور یہ خاصا پرانا ہے۔ خاصی مدت پر یہ محیط ہے اور یہ نہ صرف ایک ہاؤسنگ سوسائٹی بلکہ E-11 میں جو دیگر ہاؤسنگ سوسائٹیز ہیں ان کے بھی اس سے ملتے جلتے issues ہیں۔ National Police Foundation کی ہاؤسنگ سوسائٹی جو E-11 میں ہے میں اس کی تفصیلات بہت مختصر ایوان کے سامنے رکھ رہا ہوں۔

یہ سکیم 2004 میں شروع ہوئی اور اس کا کل رقبہ 1325 کنال تھا۔ 31 اگست 2004 کو CDA نے 1195 residential plots کی layout plan کے مطابق منظوری دی۔ اس کے بعد 10-05-2005 کو ان کو NOC جاری کیا گیا۔ جناب چیئرمین! جن violation کی ابھی بات کی گئی۔ اس کے بعد ان کو دس مئی 2005 کو این او سی جاری کیا گیا۔ جناب چیئرمین! جن violations کی ابھی بات کی گئی، یہ violations پائی گئیں اور اس کے نتیجے میں ان کا NOC, 29th November,2008 کو cancel کر دیا گیا یعنی تین سال بعد سی ڈی اے کی طرف سے ان کا NOC cancel کر دیا گیا اور ایک پبلک نوٹس اخبار میں جاری کر دیا گیا تاکہ عوام الناس کو یہ اطلاع دی جا سکے کہ اب اس سکیم کا NOC, CDA نے cancel کر دیا ہے۔

جناب چیئرمین! سی ڈی اے کے NOC کی منسوخی کے فیصلے کے خلاف ایک writ petition دائر کی گئی، اور تین مارچ 2009 کو اسلام آباد ہائی کورٹ نے سی ڈی اے کے اس منسوخی کے فیصلے کو معطل کر دیا اور وہ فیصلہ اب بھی valid ہے یعنی یہ suspension Islamabad High Court کی طرف سے ہوئی ہے۔ میں اس بات سے واقف نہیں ہوں اور میں اس کی تفصیل ضرور لوں گا اور اگر آپ کہیں گے تو ایوان کے سامنے ضرور رکھوں گا کہ اتنی gross violations کے باوجود ان کا NOC جو سی ڈی اے نے cancel کیا ، lay out plan بھی cancel کیا تو اس کو اسلام آباد ہائی کورٹ نے کس طرح suspend کیا جس کی تفصیل میں بعد میں آپ کے سامنے رکھوں گا گو کہ بادی النظر میں اس بات کا کوئی جواز نظر نہیں آتا۔

معزز سینیٹر صاحب کی یہ بات بالکل ٹھیک ہے کہ پارکوں کے لئے جو پلاٹس مختص کیے گئے وہ بھی بعد میں بیچ دیے گئے۔ اسی طرح six residential plots

commercial کر دیئے گئے اور ان پر ground plus three and ground plus four multi-storeyed buildings بنادی گئیں۔ اسی طرح دو residential plots, 410 and 410-A,Street 26. بھی بعد میں کمرشل کر دیے گئے اور ان پر ground plus 7 storeyed buildings بنادی گئیں۔

اسی طرح سی ڈی اے کی طرف سے جو 1195 plots کا lay out plan approve کیا گیا تھا اس کو بھی violate کرتے ہوئے وہاں پر 1232 residential plots بنا دیئے گئے۔ اسی طرح سکول اور اس کے ساتھ graveyard کے لئے جو جگہ مخصوص تھی وہ وہاں نہیں بنایا گیا اور graveyard جو نقشے میں show کیا گیا ہے، نظر یہی آتا ہے کہ وہ بھی وہاں نہیں بنے گا کیونکہ وہ بھی کسی پرائیویٹ آدمی کی ملکیتی جگہ بتائی جارہی ہے۔

جناب چیئرمین! یہ ساری وہ تمام تفصیل ہے اور اس کے ساتھ ساتھ roads، پارکوں اور graveyards کے لئے جو 443 کنال زمین سی ڈی اے نام کی گئی اس میں بھی نوے کنال زمین ایسی ہے جو نام تو کی گئی لیکن اصل میں وہ exist نہیں کرتی۔ یہ وہ تمام تفاصیل ہیں اور violations ہیں جو ایوان کے سامنے رکھی ہیں۔ سی ڈی اے متعدد مرتبہ اس کے بعد بھی ان کو نوٹس دے چکا ہے اور این او سی ہم already cancel کر چکے ہیں اور مزید کارروائی کی جاسکتی ہے اور انشاءاللہ اس کی رپورٹ بھی میں آپ کو دوں گا لیکن جیسے میں نے گزارش کی ہے کہ یہ صرف ایک سوسائٹی نہیں بلکہ باقی بھی بہت ساری ایسی societies ہیں جن میں ایسی violations موجود ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: وزیر صاحب! چھٹی کے دودھ کی بات جناب اعظم سواتی صاحب نے کی، ویسے میں آپ کو تھوڑا سا یاد دلانا چاہتا ہوں کہ یہاں سی ڈی اے کے حوالے سے بہت ساری باتیں ہوئیں تو اس ادارے کو تھوڑا سا آپ نے tight کرنا ہے اور پچھلے دنوں باقاعدہ ایک ruling بھی میں نے ہی دی تھی کہ سڑکوں کو صاف کیا جائے اور گند اٹھایا جائے۔ اگر یہاں یہ باتیں ہوتی رہیں گی اور ان کی گوشمالی نہیں ہوگی تو پھر کیا ہوگا۔ اس حوالے سے میری طرف سے بھی آپ سے گزارش ہے کہ ان پر تھوڑی سی سختی کریں تاکہ معاملات ٹھیک ہوں۔

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: جناب چیئرمین! آپ کی directions پر انشاءاللہ بالکل عمل درآمد ہوگا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: میرے خیال میں، میں نے آپ کی بھی ترجمانی کی ہے۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: ان ساری چیزوں کو جب وزیر صاحب نے خود admit کیا ہے۔ میں نے جو حقائق بیان کیے ہیں انہوں نے من وعن ان کو قبول کیا ہے۔ آپ کی، Chair کی طرف سے مجھے ruling چاہیے کہ حکومت اس پر سختی سے عمل درآمد کرے اور وہ بھی یہی بات کہہ رہے ہیں کیونکہ سینیٹ جو ہے۔۔۔۔

جناب قائم مقام چیئرمین: خان صاحب! میرے خیال میں آپ نے میری بات پر توجہ نہیں دی میں نے یہی کچھ کہا ہے جو آپ فرما رہے ہیں۔ جی جناب مشاہد حسین صاحب۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: جناب مجھے آپ کی طرف سے ruling چاہیے کہ اس پر حکومت وزیر صاحب کے ہاتھ مضبوط کرے تاکہ یہ کام پایہ تکمیل تک پہنچ سکے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جناب مشاہد حسین صاحب! آپ نے پانامہ لیکس کے حوالے سے کوئی تحریک پیش کرنی ہے؟

Motion Under Rule 218 moved by Senator Mushahid Hussain Syed regarding revelations made in Panama leaks

سینیٹر مشاہد حسین سید: جی آج Business Advisory Committee میں آپ کے ساتھ ہی ایک فیصلہ ہوا تھا۔ میں نے suspension of rules کے لئے ایک motion move کرنی ہے۔

> "I beg to move under Rule 263 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012 that the requirements of Rules, 25,26,29,30 and 133, read with Rule 218 of the said rules be dispensed with in order to enable the House to discuss the revelations made in Panama leaks regarding important personalities and dignitaries of Pakistan."

اس کا فیصلہ متفقہ ہو گیا تھا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: اب میں یہ تحریک ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: جی مشاہد حسین صاحب! آپ تحریک پیش کریں۔

سینیٹر مشاہد حسین سید: یہ motion Rule 218 کے تحت ہے۔

"The House may discuss the revelations made in Panama leaks relating to a number of important personalities and dignitaries of Pakistan."

جناب قائم مقام چیئرمین: Business Advisory Committee کے فیصلے کے مطابق انشاءاللہ اس پر بحث کل شروع ہو گی۔ ایوان کل بروز جمعہ، پندرہ اپریل، 2016 صبح دس بج کر تیس منٹ تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اس موقع پر ایوان کا اجلاس مورخہ 15 اپریل، 2016 صبح 10:30 بجے تک کے لئے ملتوی کر دیا گیا)

Index

Jam Kamal Khan 7, 8, 11, 87, 89
Khawaja Muhammad Asif ...5, 8, 12, 22, 30, 33, 37, 38, 41, 43, 44, 46, 47, 52, 58, 69
Mr. Shahid Khaqan Abbasi..... 40, 42, 47, 55, 70
Mr. Zahid Hamid.....51, 54, 72
Sardar Muhammad Yousuf 15
Senator Ahmed Hassan.....21, 29
Senator Chaudhary Tanvir Khan 39, 51
Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi 3, 11, 47
Senator Mir Kabeer Ahmed Muhammad Shahi 69, 81
Senator Mohammad Azam Khan Swati 42, 43, 89
Senator Mohsin Aziz 54
Senator Muhammad Daud Khan Achakzai Advocate..... 4, 8
Senator Muhammad Talha Mehmood.....40, 55, 69
Senator Najma Hameed.....12, 15, 37
Senator Nauman Wazir Khattak 44, 46
Senator Rahila Magsi 57, 63
Senator Saleem Mandviwala 33, 77, 80
Senator Samina Abid..... 38
Senator Sirajul Haq.....51, 54, 72
Senator Syed Shibli Faraz..... 56
Sheikh Aftab Ahmed 56, 85, 86, 87
جام کمال خان 5, 6, 7, 9, 10, 11, 12, 13, 14, 22, 24, 25, 26, 27, 29, 31, 32
جناب پیر محمد امین الحسنات شاہ.....17, 19, 20, 21
جناب زاہد حامد 3
ڈاکٹر طارق فضل چوہدری 91, 92
راجہ محمد ظفرالحق 79, 88
حسن سینیٹر احمد 21, 22, 23, 24, 25, 30, 33
سینیٹر بیگم نجمہ حمید 12, 16
سینیٹر چوہدری تنویر خان 7
سینیٹر ڈاکٹر جہانزیب جمالدینی 27, 82
سینیٹر سعید الحسن مندوخیل 6
سینیٹر سعید غنی 2, 3, 9, 10, 11, 13, 78
سینیٹر سلیم مانڈوی والا 25, 75, 76, 77
سینیٹر عائشہ رضا فاروق 75, 76, 80
سینیٹر فاروق حامد نائیک 79
سینیٹر کلثوم پروین 18, 74
سینیٹر محسن عزیز 7, 8, 14, 24
سینیٹر محمد اعظم خان سواتی 89, 93
سینیٹر محمد داؤد خان اچکزئی ایڈوکیٹ 5, 8, 9
سینیٹر محمد طلحہ محمود 32, 33

سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ 28
سینیٹر مشاہد حسین سید 2, 93, 94
سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ 20, 21, 88
سینیٹر میر کبیر احمد محمد شہی 28, 81, 84
سینیٹر نوابزادہ سیف اللہ مگسی 26
سینیٹر سعود مجید 78
شیخ آفتاب احمد 85, 86, 88
محترمہ سائرہ افضل تارڑ 83, 84